
4th Sep
International Hijab Day
عالمی یومِ حجاب
"سفرِ حجاب"
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

انتساب

اپنی جماعت اسلامی اور اپنے آغا جان (قاضی حسین احمدؒ)

اور اپنی امی (اُم کلثوم قاضی) کے نام

4 ستمبر عالمی یوم حجاب جن کا صدقہ جاریہ ہے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

کتاب: سفرِ حجاب
مرتبہ: ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
معاون: کنزہ امتیاز
مرزا معاذ احمد
قیمت: 500 روپے
پبلشر: فیوچر وژن

فہرست

4 ستمبر عالمی یوم حجاب کی تاریخ

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

حجاب مسلمان عورت کی پہچان ہے جسے وہ اپنے دین کے احکامات کے تحت اپنائے ہوئے ہے۔ مگر آج اسی حجاب کی وجہ سے اسے ہر جگہ ہدف بنایا گیا ہے۔

قرآن کریم جو ہر مسلمان کے لیے قانون کا درجہ رکھتا ہے، اس میں سب سے پہلے سورۃ الاحزاب میں آیت حجاب نازل ہوئی۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۚ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۚ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْاَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۚ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا (53)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔ نہ کھانے کے وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمھیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔ تمہاری یہ حرکتیں نبی کریمؐ کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے ہیں اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تمہارے لیے ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔''

اس کے بعد حجاب کا حکم قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۰ میں نازل ہوا اور اُس میں خطاب کا آغاز مردوں سے کیا گیا اور بعد میں عورتوں کو مخاطب کیا گیا۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (30) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (31)

''مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان سے خبردار ہے۔''

''اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوتیں، اس حال میں کہ انھوں نے جسم کو چادروں میں لپیٹا ہوتا، پھر وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس چلی جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی پہچان بھی نہ پاتا تھا''۔

ان آیات اور احادیث کے بعد کسی مسلمان میں یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ حجاب کو کلچر، روایت یا معاشرتی اور سماجی رویہ قرار دیں۔ یہ واضح قرآنی و الٰہی حکم ہے جسے مسلمان عورت بڑے افتخار کے ساتھ اپنائے ہوئے ہے۔

موجودہ دور میں عالمی استعماری قوتوں نے امت مسلمہ پر تہذیبی یلغار کرتے ہوئے اسلامی شعائر کو ہدف بنایا ہوا ہے۔ جہاد، ناموس رسالت، خاندانی نظام اور حجاب ان کے خصوصی اہداف ہیں۔ ہر جگہ پر ان شعائر کو جو اسلامی تہذیب و ثقافت کی علامات ہیں، انتہا پسندی، قدامت پرستی اور دہشت گردی سے جوڑا جا رہا ہے۔ فرانس، ہالینڈ اور ڈنمارک میں حجاب پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔

عالمی یوم حجاب 4 ستمبر کو کیوں منایا جاتا ہے؟؟

سال کے مختلف دنوں میں مختلف ایام منائے جاتے ہیں تا کہ اس موضوع کو اُجاگر کیا جا سکے۔ حجاب کو بھی مختلف تنظیمیں مختلف ایام میں مناتی ہیں مگر مسلمان علما کی ایک عالمی تنظیم نے سب سے پہلے 2003ء میں اس مسئلے کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے اس پر لندن میں ایک کانفرنس بلائی جس کی میزبانی لندن کے میئر Living Stone نے کی۔

جولائی 2004ء میں لندن میں ''اسمبلی فار دی پروٹیکشن آف حجاب'' کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد کیا گیا اور اس امتیازی سلوک کے خلاف مشترکہ پلیٹ فارم سے آواز بلند کرنے کے لیے باقاعدہ مربوط اور منظم سعی و جہد کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ 2 ستمبر 2003ء میں فرانس میں ہیڈ سکارف پر پابندی کا قانون منظور کیا گیا تھا اور مسلمانوں میں اس بات پر بڑا غم و غصہ پایا جاتا تھا، اس لیے لندن کے میئر لونگ سٹون نے لندن میں امت مسلمہ کے سرکردہ علما اور تحاریک اسلامی کے سربراہوں کو بلا کر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں 300 کے قریب مندوبین شریک ہوئے۔ اس دوران حاضرین نے اس بات کا عہد بھی کیا کہ وہ دنیا بھر میں کسی بھی مقام پر کسی مسلم خاتون کے ساتھ حجاب کے معاملے میں ہونے والی ناانصافی کے خلاف اس کی حمایت کریں گے۔ برطانیہ میں حجاب پر کسی طرح کی کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ میزبان لونگ سٹون نے کہا کہ برطانیہ کے مسلمانوں کو فرانس یا جرمنی جیسے حالات کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑے گا۔ ایسے حالات میں جبکہ مغربی ممالک میں یہ عام رجحان بنتا جا رہا تھا کہ مسلمانوں کے مذہبی شعار کو ہدف ملامت بنایا جائے، حجاب کے خلاف ہونے والے فیصلے اسی رجحان کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کے خلاف صف آرا ہونا وقت کی ضرورت تھی اور اس ضرورت کو برطانوی مسلمانوں کی اس تنظیم نے بروقت محسوس کیا۔ اس مقصد میں دیگر کئی اہم تنظیمیں بھی شامل تھیں۔ کانفرنس میں 4 ستمبر 2004ء کو عالمی یوم حجاب کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ مغربی ممالک میں اسلامی شعار کو اپنانے کا جذبہ موجودہ نسل میں تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے جو کہ مغربی ذرائع ابلاغ اور وہاں کی حکومتوں کے لیے تشویش کا باعث بنا ہوا ہے، کیونکہ یہاں مسلمانوں کی وہ پہلی نسل جو مختلف اسلامی ممالک سے ہجرت کر کے آئی تھی، اس میں بھی یہ رجحان نہیں پایا جاتا تھا۔ اس طرح یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ مغربی ممالک میں آباد مسلمانوں کی موجودہ نسل تیزی سے اسلام کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یہ جہاں ایک خوش آئند پیش رفت ہے، وہیں اسلاموفوبیا کے شکار عناصر کے لیے تشویش کا باعث بھی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس کو اسلامی قوانین سے واقف کرایا جائے اور انہیں یہ باور کرایا

جائے کہ حجاب یا دیگر مذہبی شعار کا استعمال دباؤ یا زیادتی کی وجہ سے نہیں کیا جاتا جیسا کہ حجاب مخالف پراپیگنڈے کے ذریعے باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے، بلکہ یہ ہر فرد کا آزادانہ فیصلہ ہوتا ہے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایک خاتون مقرر نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ حجاب پہننے اور نہ پہننے میں کتنا فرق ہے۔ میں نے سولہ سال کی عمر میں حجاب پہننا شروع کیا۔ اس سے پہلے میں ایک عام سی لڑکی تھی۔ گھر سے باہر نکلتی تو لوگ جیسے دوسری لڑکیوں سے برتاؤ کرتے ویسے میرے ساتھ بھی کرتے لیکن جب میں نے حجاب پہننا شروع کیا تو یکا یک محسوس ہوا جیسے میرا درجہ بلند ہو گیا ہو۔ بہت سے لوگ میری عزت کرنے لگے۔ خاص طور پر اگر کوئی مسلمان مجھے بازار میں دیکھتا تو احترام کی نگاہیں ڈالتا۔ برطانیہ میں آج کل نسلی تفریق کے خلاف رائج قوانین کے تحت مسلمان لڑکیوں کا یہ حق محفوظ ہے کہ وہ چاہیں تو حجاب پہن سکتی ہیں۔ لیکن اصل میں بحث کا موضوع یہ بات ہے کہ مسلمان مغربی معاشروں میں کس طرح گھل مل سکتے ہیں۔ اس کانفرنس کا اہتمام کرنے والوں کا کہنا تھا کہ اس میں نہ صرف خواتین کے اس حق کو اجاگر کیا گیا بلکہ یہ دکھایا گیا کہ خواتین کیوں اس بات پر مصر ہیں کہ ان کو یہ حق استعمال کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔

مغربی ممالک میں ایک خطرناک رجحان سامنے آیا ہے۔ یہاں کے لوگ مسلمان لڑکیوں کے حجاب سے خائف ہیں۔ اسی لیے وہاں کے ذرائع ابلاغ اور مخصوص ذہنیت رکھنے والے لیڈر دن رات حجاب مخالف پروپیگنڈے میں مشغول ہیں۔ فرانس میں حجاب کے استعمال پر قانونی طور پر پابندی عائد کی گئی ہے جس کے خلاف دنیا بھر میں صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اسی طرح کے احتجاج جرمنی کے کئی صوبوں اور بیلجیم میں بھی کیے گئے ہیں۔ فرانس کے علاوہ برطانیہ، جرمنی اور دیگر مغربی ممالک میں بھی حجاب کا استعمال کرنے والی طالبات اور دیگر خواتین کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کا دعویٰ ہے کہ حجاب کا استعمال یورپی قرارداد برائے حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے اور اس طرح حجاب مخالف قوانین کے ذریعے مسلم عورتوں کو ان کے پردہ کے بنیادی حق سے محروم کیا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی معاشرہ مسلم سماج میں بڑھتی ہوئی دینی بیداری اور شعور کو دیکھ کر خوف زدہ ہے۔ یہ خوف 11 ستمبر کے حملوں کے بعد دوگنا ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلم معاشرے میں حجاب کے بڑھتے ہوئے استعمال سے مغربی ذرائع ابلاغ کافی خوف زدہ نظر آرہے ہیں۔ لہٰذا وہ جبراً طالبات اور مسلم عورتوں کو پردہ کے استعمال سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اس کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ مہم جاری کر رکھی ہے۔ مغربی ممالک میں حجاب کے خلاف بڑھتے ہوئے اس رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے برطانوی مسلمانوں کی تنظیم ''مسلم ایسوسی ایشن آف برٹن'' نے عالمی سطح پر لندن میں حجاب کانفرنس کا اہتمام کیا تاکہ دنیا کو یہ باور کرایا جاسکے کہ مسلمان عورتیں

حجاب کسی جبر یا دباؤ کی وجہ سے نہیں لیتیں بلکہ وہ مذہب اسلام کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں آزاد ہیں۔

مسلمان علما کی مختلف تنظیموں نے پھر اپنے ممالک میں 4 ستمبر 2004ء سے عالمی یومِ حجاب منانے کا اعلان کیا۔ پاکستان میں حلقہ خواتین جماعت اسلامی نے اپنے امیر محترم قاضی حسین احمدؒ کی قیادت میں اس دن کو بھرپور طریقے سے منانا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے وہ قوم کو 5 فروری بطور یومِ کشمیر منانے پر بھی آمادہ کر چکے تھے۔ 4 ستمبر عالمی یومِ حجاب بھی یومِ کشمیر کی طرح اُن کا صدقہ جاریہ بنا رہے گا۔

اس دن کی مناسبت سے جماعتِ اسلامی مختلف پروگراموں کا انعقاد کرتی ہے۔ پرنٹ، الیکٹرونک اور سوشل میڈیا پر اس موضوع کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ حجاب کے دو مراکز قوار یر فیشن کے نام سے کھولے گئے ہیں جس کا افتتاح محترم قاضی حسین احمدؒ نے کیا تھا۔ اس دن مسلمان عورت اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ حجاب اسلام کا عطا کردہ معیار عزت و عظمت ہے، حجاب ہمارا حق ہے، یہ کوئی پابندی یا جبر کی علامت نہیں ہے بلکہ حکم خداوندی ہے اور حجاب کا پسماندگی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارا فخر اور وقار ہے۔

9/11 کے بعد پوری دنیا میں اسلام اور اسلام سے وابستہ علامات کو مغربی میڈیا کے متعصّبانہ رویے کا سامنا ہے جبکہ مسلمان ممالک کی طرف سے اس کا بھرپور طریقے سے جواب نہیں دیا جا رہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم جس دین سے وابستگی کو اپنی پہچان سمجھتے ہیں، اس کی صحیح تعلیمات اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کو دکھانے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

آپ جہاں بھی ہیں اور جس بھی حیثیت میں ہیں، ہماری آپ سے درخواست ہے کہ 4 ستمبر کو ''عالمی یوم حجاب'' کے طور پر بھرپور طریقے سے منانے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اگر آپ کالم نگار ہیں تو حجاب کے حق میں کالم لکھ کر، اگر ٹی وی چینل سے وابستہ ہیں تو ایک پروگرام نشر کر کے، اگر آپ پروڈیوسر ہیں تو کوئی دستاویزی فلم بنا کر، اور اگر آپ استاد اور مقرر ہیں تو اپنی زبان و بیان سے عالمی سطح پر ''انٹرنیشنل حجاب ڈے'' کی اہمیت کو اجاگر کریں اور مسلمان عورت کو اس کا بنیادی اور فطری حق واپس دلوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس سلسلے میں معاونت کے لیے ہم نے اپنی سرگرمیوں اور مضامین پر مبنی یہ کتابچہ تیار کیا ہے۔ اُمید ہے آپ اسے مفید پائیں گے۔ آپ کی آرا اور تجاویز کا انتظار رہے گا۔

آپ کے مثبت جواب کی منتظر
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
ستمبر 2021ء

یومِ حجاب کے لیے ہدایات

محترمہ دردانہ صدیقی صاحبہ!
قیمہ حلقہ خواتین!
جماعتِ اسلامی پاکستان!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ربِ رحمٰن سے آپ کے ایمان وصحت کی سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ۔

آپ کے علم میں ہے کہ اس مرتبہ یومِ حجاب عیدالاضحیٰ کے ساتھ آرہا ہے ہماری تجویز ہے کہ تنظیم اور شعبہ جات اپنے اپنے انداز میں بھرپور تیاری کریں۔اس سلسلے میں گزشتہ سالوں میں جو رہنما خطوط طے کیے گئے ہیں وہ آپ کو بھجوا رہی ہوں۔

اِس دفعہ یومِ حجاب کے لیے تنظیم اور سب شعبہ جات اپنے اپنے انداز میں بھرپور تیاری کریں۔اس سلسلے میں چند رہنما نکات آپ کے لیے تحریر کیے جارہے ہیں۔ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے پلیٹ فارم سے اچھی پلاننگ کے ساتھ مہم منائی جائے اور تمام سرگرمیاں بروقت طے کرلی جائیں۔

صوبہ جات واضلاع:

۱) اجتماع ارکان و کارکنان میں بریفنگ دی جائے۔حجاب کو گفتگو کا موضوع بنائیں ۔خطوط و مراسلات لکھوائیں، پمفلٹ تقسیم کروائیں، سوشل میڈیا پر حجاب کی مہم منائیں۔

۲) ہفتہ وار اجتماعات یا قرآن کلاس میں موجود لوگوں سے ''حجاب ہماری شعوری کوشش''، ہمارا شعار، ہمارا فخر، اسلامی تہذیب کی علامت کے طور پر سوچ وفکر کو اُجاگر کرنے کے لیے سوال وجواب یا ڈسکشن رکھی جائے۔

۳) اس موضوع پر خصوصی دروس قرآن رکھوائے جائیں۔

۴) بڑے شہروں اور اضلاع میں اس عشرے میں خصوصاً ۴ ستمبر کے دن سیمینار۔کانفرنسز وغیرہ کی پلاننگ کی جائے۔صوبائی نظم کچھ مخصوص اضلاع میں پریس کلب پر ٹوکن مظاہروں کی منصوبہ بندی کروالیں۔

۵) مختلف مقامات پر قوار یر حجاب، الحذمت، وورکنگ ویمن وغیرہ کی جانب سے حجاب اسٹالز یا سیل پوائنٹ لگائے جائیں۔

٦) اس حوالے سے چھوٹے بڑے اضلاع میں حجاب ڈے کے لیے بل بورڈز کے ذریعے اپنا پیغام عوام الناس تک پہنچانے کی جلد از جلد

منصوبہ بندی کرلیں اور اہم مقامات پر ایک ماہ یا کم از کم ۲۰ دن کے لیے بل بورڈز پر حیا اور حجاب کے سلوگن حلقہ خواتین جماعت اسلامی کی جانب سے لگوائیں۔ ہر ضلع اپنے اپنے علاقے میں لگوائے جانے والے بل بورڈز کے اخراجات اُٹھائے۔

۷) حجاب کے بارے میں لٹریچر مثلاً ''پردہ'' از سید مودودیؒ اور ''حجاب ہمارا معاشرہ'' از ڈاکٹر رخسانہ جبین ''عالمی یومِ حجاب''، ''حجاب پاکیزگی کی توانا علامت'' از ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی کو تقسیم کرنے کی پلاننگ کرلیں۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن:

۱) اسٹیکرز، فلائرز، بینرز مختلف اہم مقامات پر لگوائے جائیں۔ اخبارات میں عالمی یومِ حجاب کے اشتہارات لگوائے جائیں۔

۲) تنظیم کے تعاون کے ساتھ لاہور، کراچی، اسلام آباد میں بڑے پروگرام طے کرلیں۔

ویب سائٹ:

۱) اپنی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر اُس دن کی سرگرمیاں ڈالی جائیں، تمام تشہیری مواد انٹرنیٹ پر ڈالا جائے۔

۲) حجاب سے متعلق تحریریں سائٹ پر ڈالی جائیں۔

نشرواشاعت:

۱) اخبارات میں مؤثر پیغامات پر مشتمل اشتہارات دیئے جائیں۔ خواتین کے صفحات پر مضامین کے اشاعت کرائیں۔ اس دن خصوصی سپلیمینٹ جاری کرانے کی کوشش کی جائے، ان میں علماء کی تحریریں ہوں (کچھ سوالات دے کر شائع کروائی جاسکتی ہیں)، دیگر جماعتوں اور این جی اوز کے پیغامات حاصل کرنے کا بھی خصوصی اہتمام کیا جائے۔

۲) بے حجابی کے اثرات ونقصانات پر بھی مضامین تحریر کروائے جائیں۔

۳) ذرائع ابلاغ کے جدید اور رائج الوقت طریقوں کو اپنائے بغیر خاطر خواہ کامیابی کا حصول دشوار نظر آتا ہے۔ لہذا سوشل میڈیا کو اس مقصد کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے۔

۴) T.V کے اینکرز پرسنز کو خطوط اور ای میلز بھجوائی جائیں کہ اس موضوع پر ٹاک شوز رکھیں اور اپنی گفتگو میں شامل کریں۔

۵) مارننگ شوز میں لائیو کالز کے ذریعے اس دن کی اہمیت پر گفتگو کی جائے۔

۶) تنظیم کے ساتھ مل کر بل بورڈز پر حجاب کے بارے میں تحریریں لگوانے کا کام کریں۔

پولیٹیکل سیل:

۱) اسمبلی میں کسی بھی طریقے سے اس دن کی بازگشت پہنچائیں۔

امورِ خارجہ:

۱) IMWU کو اس مسئلے پر متحرک کرنے کی کوشش کی جائے۔

۲) تمام اسلامی ممالک میں رابطہ کر کے اسلامی تحریکوں کو متوجہ کریں کہ وہ اپنے ملک میں اس عنوان سے سرگرمیاں طے کریں، فضاء بنائیں اور لازماً اس مہم کو عالمی رنگ دیا جائے۔

کمیونٹی سکولز:

۱) اپنے سکولز میں حجاب پر ورائٹی پروگرامز یا دیگر سرگرمیاں طے کی جائیں۔

۲) اسمبلی میں پروگرام رکھا جاسکتا ہے۔ بڑے پروگرام رکھ کے ماؤں اور دیگر مؤثر افراد کو شرکت کروائی جاسکتی ہے۔

جامعات المحصنات:

۱) دیگر مدارس کی طالبات کے ہمراہ حجاب کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ طالبات کی ماؤں کو بطور شرکاء مدعو کیا جائے تاکہ تمام گھرانوں تک پیغام پہنچ سکے۔

۲) طالبات سے خطوط و مضامین بموضوع ''حجاب ہمارا تحفظ ہے'' اور دیگر عنوانات لکھوائے جائیں اور رسائل و میگزین میں شائع کروانے کا اہتمام کروایا جائے۔

شعبہ ملازمت پیشہ خواتین:

۱) حجاب پر ڈسکشن فورمز رکھے جائیں۔

۲) اپنے ٹرسٹ کے نام سے ہسپتالوں، شاپنگ مالز اور دیگر عوامی اداروں میں کام کرنے والی خواتین میں فلائیر تقسیم کیے جائیں، جس میں ''حجاب تحفظ ہے'' کا پیغام ہو۔

۳) کسی پروگرام میں شرکت کروا کر اسکارف تحفتاً بھی دیے جاسکتے ہیں۔

برادر تنظیمات (ڈاکٹرز، اساتذہ، طالبات):

۱) اپنے دائرے میں تمام سرگرمیاں خطوط، sms، پریس کانفرنس، بیان، فورمز، انٹرویو اور حجاب کانفرنس وغیرہ کا منصوبہ بنائیں۔

۲) Massage مہم کے ذریعے حجاب میری ضرورت، اسلامی شعار، ایک علامت حیاء اور ایمان اسلامی تہذیب کے حوالے سے کثیر لوگوں تک پیغام پہنچایا جائے۔

جن اضلاع میں ممکن ہو مقامی اخبارات میں قرار دادوں کی منظوری، مقامی ناظمہ کا بیان اور پروگرام کی خبر ضرور بھیجی جائے۔ اس کے علاوہ بھی

جوسرگرمی آپ کر سکتے ہوں کریں تا کہ نہ صرف معاشرے کے اندر حیاء اور حجاب کو فروغ حاصل ہو بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہماری آواز مؤثر انداز میں گونجے۔

نوٹ: کشمیر، فلسطین، مصر، برما اور بنگلہ دیش سمیت تمام دنیا کے مظلوم انسانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

آپ کی کارکن

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

ڈائریکٹر امورِ خارجہ، حلقہ خواتین جماعتِ اسلامی

صدر انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین

سابقہ ممبر پارلیمنٹ و اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

حجاب کا سفر

رپورٹ 1999

یومِ حجاب منزل بہ منزل

ستمبر 2003ء میں فرانس میں حجاب پر پابندی کے لیے قانون سازی کی گئی۔ اِس پر عالمی اِسلامی تحاریک سے مشاورت کے بعد 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب منانے کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ اس کے لیے 2004ء سے ہر سال بھرپور انداز میں سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں۔

رپورٹ 1999ء

حجاب کا سفر

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

1994ء کی قاہرہ کانفرنس اور 1995ء میں بیجنگ کانفرنس میں دنیا بھر سے خواتین جمع ہوئیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات کئے گئے اور دستاویزات مرتب کی گئیں، حکومتوں اور غیر حکومتی تنظیموں نے اس میں بھرپور شرکت کی مگر اسلامی تحریکوں کی طرف سے کوئی توانا آواز سامنے نہ آسکی۔ اس عرصے میں ترکی کے سابق وزیراعظم ہوجہ نجم الدین اربکان، سوڈان سے ڈاکٹر حسن ترابی اور پاکستان سے قاضی حسین احمد نے اپنی خواتین کی سرپرستی کی اور اس صورتحال پر گہری نظر رکھتے ہوئے اُم افریقا ڈاکٹر سعاد الفاتح اور ان کی رفیق کار ڈاکٹر خدیجہ کرار نے اگست 1996ء میں دنیا بھر کے 89 ممالک سے 300 منتخب خواتین کو مدعو کیا اور انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین کی بنیاد رکھی۔ ان دنوں مختلف ممالک میں خواتین میں اسلامی بیداری کی لہریں تقویت پکڑ رہی تھیں۔ یورپ اور مغربی دنیا میں حجاب کو ہدف بنایا جارہا تھا۔ ترکی میں اسلام پسندوں کی تحریک زور پکڑ رہی تھی۔ انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین نے دنیا بھر کی استحصال کی شکار خواتین کی آواز بننے کا فیصلہ کیا اور حجاب کی تحریک بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ مسلمان خواتین کو حجاب کی وجہ سے تعصب سے بھرپور رویوں کا شکار بننا پڑا۔

دنیا کے مختلف ممالک میں حجاب میں ملبوس خواتین کے لئے امتیازی قوانین بنائے گئے۔ وہ کہیں سرکاری ملازمت نہ کرسکتی تھیں نہ ہی تعلیمی اداروں میں جاسکتی تھیں۔ 1999ء میں ترکی میں انتخابات میں IMWU کی ترکی سے ممبر مروہ قواچی پارلیمنٹ کی ممبر منتخب ہوئیں۔ وہ جب اسکارف میں ملبوس پارلیمنٹ میں حلف لینے پہنچیں تو ان پر آوازے کسے گئے اور انھیں حلف لینے سے روک لیا گیا۔ ایک منتخب رکن پارلیمنٹ کو اپنے قانونی حق سے صرف اس ایک گز کے ٹکڑے کی وجہ سے محروم کردیا گیا۔ اتنی چھوٹی سی چیز کو کب کسی نے اتنا طاقتور دیکھا ہوگا؟

مروہ قواچی کو نہ صرف پارلیمنٹ کی رکنیت سے محروم کردیا گیا بلکہ ترکی کی اس وقت کی ظالم بلند ایجوت کی حکومت نے ان کو اپنے ملک کی شہریت سے بھی محروم کردیا۔ اس واقعے نے حجاب کی تحریک کو اور بھی زیادہ مضبوط کردیا۔ مروہ جس اسکارف میں پارلیمنٹ کا حلف

لینے گئیں تھیں۔ وہ حجاب کی تحریک کی علامت بن گیا اور اس کو حاصل کرنے کے لیے اس کی بڑی قیمت لگائی گئی مگر مروہ نے اپنے اس اعزاز کو اپنے ساتھ رکھا۔ قدرت نے ان کے صبر وثبات کا بڑا اچھا انعام اس صورت میں دیا کہ جب رجب طیب ایردوان نے 2018ء میں ترکی کی صدارت کا حلف لیا تو مروہ قوانچی کو ملائیشیا جیسے اہم ملک میں اپنا سفیر مقرر کر دیا اور آج ان کی بیٹی فاطمہ ابوشناب اپنی ماں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے امریکہ کی جارج واشنگٹن یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اب انقرہ میں صدارتی محل میں ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں جب رجب طیب ایردوان اور امریکہ کے صدر جو بائیڈن کی ملاقات ہوئی تو حجاب میں ملبوس فاطمہ کو ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے دنیا کو یہ پیغام دیا گیا کہ حجاب عورت کی ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں ملائیشیا میں کلنتان صوبے کی دعوت پر ان کا ایک ایوارڈ لینے جب گئی تو ملائیشیا میں سفارت کی ذمہ دار پر فائز اپنی قابل فخر بہن مروہ قوانچی سے بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئی اور انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین کی یادیں تازہ کیں۔





ایسا خیال جس پر تحریر بھی فدا ہو

تحریر: عبدالشکور

چند دن پہلے گلگت بلتستان کے لوگوں کی طرف سے ایک شاہراہ پر لگائے گئے ایک بِل بورڈ نے ذہن کو معطر سا کر دیا۔ سکارف میں ملبوس ایک تصویر کے نیچے لکھا تھا ''حجاب ہماری تہذیب ہے، اسکا احترام کر کے اپنے احترام میں اضافہ کیجئے۔''

پاکستان کی کسی شاہراہ پر ایک مدت بعد اس طرح کا مثبت پیغام دیکھ کر بے پناہ خوشی اور خوشگوار حیرت ہوئی۔ پھر یاد آیا آج سے کئی سال پہلے میں نے امریکہ کی ایک بڑی شاہراہ پر وہاں کی ایک مسلم تنظیم اِکنا (ICNA) کی طرف سے ایک بل بورڈ پر ایسا ہی ایک خوبصورت پیغام درج دیکھا تھا۔

"HIJAB is the dress of Marry"

''حجاب تو حضرت مریمؑ کا لباس ہے''

عیسائی دنیا میں حضرت مریم کی جتنی شبیہیں بنائی جاتی ہیں سب ہی باحجاب ہوتی ہیں۔

اُن معاشروں میں جہاں اب برہنگی ہی کو لباس سمجھا جانے لگا ہے۔ ایسے اشتہارات بہت سی نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرتے، دلوں کو چُھوتے اور انہیں کچھ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

ابھی میں گلگت بلتستان کے اس خوبصورت اشتہار کی چاشنی سے لطف اندوز ہو ہی رہا تھا کہ ایک اور خبر، ایک اور ویڈیو دیکھنے کو ملی اور پھر ''جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے''

ترکی کے صدر رجب طیب اردوان، امریکی صدر جو بائیڈن سے سوئیزر میں ملاقات کر رہے تھے۔ ملاقات میں ایک خاتون جس نے بہت سلیقے سے اپنا سر سکارف سے ڈھانپ رکھا تھا، دونوں صدور کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دینے میں مشغول تھی۔

سکارف پہنے، دونوں صدور کے درمیان ترجمانی کرتی ہوئی اس خاتون کا پس منظر بہت ہی دلچسپ ہے جب نجم الدین اربکان انتخاب جیت کر ترکی کے وزیر اعظم بنے۔ ترکی کا دستور سیکولر تھا اور ترکی فوج اس دستور کی خود ساختہ نگہبان تھی۔ 1999ء کی پارلیمنٹ میں مروہ قواقچی نامی ایک ایسی خاتون بھی منتخب ہو کر آئیں جو سکارف کو مسلم شناخت سمجھ کر اوڑھا کرتی تھیں۔ سیکولر فوج مشتعل ہوئی، وزیر اعظم کو معزول کر دیا گیا اور مروہ کی نہ صرف پارلیمنٹ کی رکنیت ختم کر دی گئی بلکہ اس کی شہریت بھی ختم کر کے اسے جلا وطن کر دیا گیا۔ مروہ صاحبہ نے یو ایس اے میں سیاسی پناہ لے لی۔ پھر وہاں کے قیام کے دوران ایک ترک تاجر سے شادی کی اور کئی سال بعد اس

شادی کی بنیاد پر اپنے ہی ملک ترکی کی دوبارہ شہریت حاصل کرنے میں کامیاب ٹھہری۔ امریکی قیام کے دوران محترمہ مروہ کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کے لئے اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی اخلاقی تربیت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ بیٹی نے بڑے ہو کر امریکہ کی جارج واشنگٹن یونیورسٹی سے ماسٹر ڈگری حاصل کی مگر والدہ کی دی گئی تربیت اور سکارف کو زندگی بھر کا شعار بنا لیا۔ تین دہائیاں قبل سکارف اُوڑھنے کے جرم میں جسے پارلیمنٹ کی رکنیت اور اپنے ہی وطن کی شہریت سے ہاتھ دھونا پڑے اسے اللہ نے وفا اور حوصلے کا یہ پھل دیا کہ اس کی بیٹی کو نہ صرف ترکی اور امریکی صدور کا ترجمان بنا دیا بلکہ اسے اور اس کی بیٹی کو مسلم خواتین کا (Symbol) اور (icon) بھی بنا دیا۔

ہم جس دنیا میں زندہ ہیں وہاں، جہاں بادِ نسیم کے خوشگوار جھونکے ہمیں چھُو کر گزرتے ہیں وہاں بادِ سموم کے گرم تھپیڑے بھی کبھی کبھار برداشت کرنے کو ملتے ہیں۔ ابھی میں اِن بِل بورڈز اور ویڈیو کے مسرور کُن لمحوں سے لطف اندوز ہونے میں مگن تھا کہ بادِ سموم کا ایک گرم تھپیڑا ابھی پاس سے گزرتا نظر آیا۔

وزیر اعظم عمران خان نے ایک مغربی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا

''مرد روبوٹ نہیں ہوتے، خواتین کا لباس مختصر ہوگا تو جذبات میں ہیجان ایک فطری عمل ہوگا'' ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔

لیفٹ اور لبرلز کی ترجمانی کرنے والوں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پہ اُٹھا لیا۔

مغربی میڈیا تو ایسی بحثوں کو نمک مرچ لگا کر پیش کرنے کے لئے ہمیشہ سے موجود ہی رہتا ہے۔ جنسی غلاظتوں کے متعفن گٹر سے ڈھکن اُٹھا اُٹھا کر سب کو دکھانے پر ان کا کوئی ثانی نہیں۔

اس بات سے قطع نظر کہ عمران خان کے جملے کی ساخت کیسی تھی اور کیا یہ جملہ اس سے بہتر شکل میں اظہار پا سکتا تھا یا نہیں، ہمارا موضوع تو حیا اور حجاب کے پس منظر میں وہ ذہنی آوارگی ہے، جسے عورت کی حساسیت سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ تہذیبوں کی موجودہ کشمکش میں مغرب کی غالب تہذیب عورت ہی کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے اور پلٹ کر عورت ہی پر مہلک وار بھی کرتی رہتی ہے۔

اس خوفناک تہذیبی جنگ میں عورت کے لباس کی اختصار نویسی کو اختیار و آزادی کی علامت بنا کر پیش کرنے کے لئے کھربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کی ساری توانائیاں اسی ایک کام پہ جھُونکی جا رہی ہیں۔ اندر سے بدشکل مگر باہر سے خوبصورت چہرے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے جاتے اور ان کے خال و خد کو مزید پالش کر کے جس طرح پیش کیا جاتا ہے اس کے زہر آلود نتائج خود مغرب بھی بُری طرح محسوس کر رہا ہے۔

بے حجابی اور لذت نگاہی بھی ہر دوسرے نشہ کی طرح ایک نشہ ہے اور جیسے ''تھوڑی سی پینے والے'' پھر ''تھوڑی سی'' پر رُک نہیں پاتے اور بالآخر نشہ کلینکس کی قطار میں جا لگتے ہیں، اُسی طرح بے حجابی ولذت نگاہی کے نشئی بھی اپنے ایسے ہی انجام کو پہنچ جاتے ہیں۔

حجاب اور حیا لازم وملزوم ہیں اور ہر اس شخص کو جو خدا پرست تہذیب کو عام کرنے پہ ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ بے حجابی و بے حیائی کی تہذیب کی جدید شکلوں کو پوری طرح سمجھے، اور سیاسی وگروہی جکڑ بندیوں سے بالاتر ہو کر ایک بڑی صف بندی کے لئے خود کو شعوری طور پر آمادہ وتیار کرے۔

تہذیبی جنگ سیاسی محاذ آرائی کی تنگ گلیوں میں لڑنا ممکن نہیں۔ اس کے لئے بڑے بڑے ملکی و بین الاقوامی اتحاد (الائنس) بنانا ہونگے۔ اس جنگ کے جانثاروں کو نئے اور پیچیدہ مسائل سے روشناس ہونا ہوگا۔

یہ جنگ سکولوں اور کالجوں میں لڑی جانی ہے۔ ہسپتالوں اور ائیر پورٹس کے ماحول کو جان کر لڑی جانی ہے۔ فوج اور پولیس کی ضرورتوں اور تقاضوں کو سمجھ کر لڑی جانی ہے۔ انہیں بیت الخلاء کے دور سے نکال کر خلائی دور کے تقاضوں سے روشناس کروا کے لڑی جانی ہے اور اِس جنگ کے سپاہیوں کو ابلاغ کی نئی ٹکنالوجی اور تکنیکی صلاحیتوں سے لیس ہو کر یہ جنگ لڑنا ہوگی۔ کم لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے رب نے، جو سب سے اہم کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ ''بلاغِ مبین'' ہے۔

- ایسا ابلاغ جو ہر صاحبِ شعور کو اپنی طرف متوجہ کرے۔
- ایسا ابلاغ جو وقت کے تقاضوں پہ پورا اترے۔
- ایسا ابلاغ جو دشمن کے رسّی نما سانپوں کو اژدھا بن کر نگل جائے۔
- اور ایسا ابلاغ جو ''وما علینا الا البلاغ المبین'' کہلانے کے پوری طرح قابل ہو۔





حجاب کی تاریخ

رپورٹ 2002ء

حلقہ خواتین جماعت اسلامی کی جانب سے
رسالہ قواریر میں مضامین چھاپے گئے۔
شازیہ محسن اور ساجدہ زبیری صاحبہ
کی تحریریں شامل تھیں۔

یومِ حمایتِ حجاب

رپورٹ 2004

رپورٹ 2004

عالمی یومِ حجاب

17 جون 2004 ''یوم حمایت حجاب'' منایا گیا اور 35 سے زائد ممالک میں مذہبی آزادیوں کی حمایت کا اعادہ کیا گیا۔ بعدازاں ''اسمبلی فار دی پروٹیکشن آف حجاب'' کے طے کردہ پروگرام کے مطابق 4 ستمبر 2004ء دنیا بھر میں ''انٹرنیشنل حجاب سولیڈیرٹی ڈے'' (عالمی یومِ یکجہتی حجاب) منایا گیا۔ عالمی سطح پر مذکرے، سیمینار، پریس کانفرنسیں اور مظاہرے ترتیب دیئے گئے۔ فرانس، جرمنی، اٹلی، برطانیہ، تیونس، سوڈان، فلسطین، بھارت، بنگلہ دیش، ایران، انڈونیشیا، ملائشیا، تھائی لینڈ، مصر، اردن، شام، آسٹریلیا اور پاکستان سمیت 96 ممالک میں حجاب کرنے والی بہنوں کے ساتھ یومِ یکجہتی منایا گیا۔ اس دن کی مناسبت سے پاکستان میں جماعت اسلامی شعبہ خواتین نے وسیع پیمانے پر اجتماعات، مظاہرے اور کارنر میٹنگز کا اہتمام کیا۔ لاہور، کراچی، اور اسلام آباد میں خواتین نے پلے کارڈز اٹھا کر اہم مقامات پر پردے کے حق میں مظاہرے کئے۔ ان پلے کارڈز پر کچھ اس طرح تحریر تھا کہ ''حجاب اسلام کا عطا کردہ معیار عزت وعظمت۔'' ''پردہ ہمارا حق ہے' پابندی نہیں'' ''انسانی حقوق کے چمپئین مذہبی حقوق کا بھی احترام کریں'' ''حجاب عورت کا تحفظ ہے،، ''حجاب ہمارا فخر ہے'' Hijab is our right, Choice and Pride۔

ان مظاہروں سے خطاب کرتے ہوئے خواتین رہنماؤں نے پردے کی اہمیت، افادیت اور فرضیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کی مسلم خواتین حجاب کو اللہ اور رسول اکرم ﷺ کا حکم سمجھ کر اختیار کرتی ہیں۔ انسانی حقوق کے دعوے دار ممالک مسلمان باپردہ خواتین کو اپنے مذہبی شعار کے اختیار کرنے پر تعصب کا نشانہ بنا رہے ہیں جو کہ بذات خود غیر انسانی فعل ہے۔ لاہور پریس کلب کے مظاہرہ کی قیادت محترمہ عافیہ سرور اور ساجدہ انجم زبیری صاحبہ نے کی۔ اسلام آباد میں محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ نے جبکہ کراچی میں محترمہ عائشہ منور نے اجتماعات سے خطاب کیا۔ اسمبلی فار دی پروٹیکشن آف حجاب کی وائس کوآرڈنیٹر محترمہ رچنا راختر صاحبہ نے یومِ یکجہتی کو کامیاب بنانے پر حلقہ خواتین جماعت اسلامی کی کوششوں کو سراہا۔

قواریر فیشن

رپورٹ 2005

قوار یر فیشن

یَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ۔ الاعراف:31

اے اولاد آدم۔آراستہ رہو اپنی زینت سے تم ہر عبادت کے موقع پر اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔
بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ ہِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ
الدُّنۡیَا خَالِصَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ الاعراف:32

کہو کس نے حرام کیا ہے اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہے اور کس نے پاکیزہ رزق کو حرام کیا ہے۔کہو یہ سب چیزیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں خالصاً انہی کے لیے ہیں۔

عربی کا ایک مقولہ ہے:
اللہ جمیل ہے اور جمال اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

قرآن وحدیث کے ان ارشادات کی روشنی اور خواتین کی جمالیاتی حس اور ذوق کی تسکین کے لیے انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین (IMWU) نے حلقہ خواتین جماعت اسلامی کے تعاون سے قوار یر فیشن کے نام سے حجاب، اسلامی لباس اور دیگر آرائشی اشیاء کے لیے ایک منصوبہ تجویز کیا ہے جسے قوار یر فیشن کا نام دیا گیا ہے۔

قوار یر فیشن کیا ہے؟

قوار یر کے معنی ہیں، کانچ، شیشہ اور آبگینہ

قوار یر یعنی کانچ اور آبگینہ حضور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا وہ نام ہے جس پر عورت جتنا بھی ناز کرے وہ کم ہے۔ نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ان خواتین کو جو قافلے میں اونٹوں پر سوار تھیں، یہ خطاب دیا۔ جب ساربان نے اونٹوں کو تیز

دوڑانا شروع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکار کر کہا کہ آہستہ چلو، تم پر آبگینے سوار ہیں، کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔ ہیرا بھی قواریر کی شکل ہے مثلاً Diomonds Forever کی مثال دی جاتی ہے۔ یعنی ہیرا مضبوطی اور پائیداری کی علامت ہے اور عورت بیک وقت اتنی نازک کہ ایک سخت بات سے بھی ٹوٹ پھوٹ جائے اور اتنی مضبوط کہ اللہ نے صرف عورت کو ہی اپنی صفت تخلیق عطا کی ہے وہ ایک بے جان لوتھڑے کو انسان بناتی ہے۔

قواریر اپنی نزاکت، خوبصورتی، پاکیزگی اور مضبوطی میں اپنی مثال آپ ہوتا ہے۔ قواریر فیشن کی رپورٹ پیش خدمت ہے جس میں اس کے منصوبے اور اس پر عمل درآمد کی ساری تفصیلات درج ہیں۔

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
ڈائریکٹر قواریر فیشن

A joint project of IMWU and J.I.

رپورٹ
5 مئی 2005ء

مقام:

پارلیمنٹ لاجز 201 - F اسلام آباد (سیاسی سیل)

شرکاء:

عائشہ منور صاحبہ، عافیہ ضیاء صاحبہ، سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ، عنایت بیگم، رضیہ عزیز صاحبہ، جمیلہ احمد صاحبہ

کارروائی:

۱۔ سب سے پہلے پچھلی میٹنگ کی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔

۲۔ فیصلے کے مطابق ٹرسٹ کا نام (مرکز بہبود خواتین) اور اس کے نیچے Women Complex ہی لکھا جائے۔

۳۔ فیصلے کے مطابق مختلف Project پر کام کی ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں جس کے مطابق

۴۔ سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ کے ذمہ قوار یرفیشن، حجاب سینٹر اور IMWU کا کام ہوگا اس کام میں عافیہ ضیاء اور صابرہ شاکر ان کا ساتھ دیں گی۔

۵۔ محترمہ عائشہ منور صاحبہ ٹرسٹ سے متعلق تمام امور کی ذمہ دار ہوں گی۔

۶۔ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ Maid Help Project کی ذمہ دار ہوں گی۔

۷۔ Micro Credit Project کا کام عنایت بیگم کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

۸۔ Catering Service کے تحت Management پر کام بلقیس سیف، رضیہ عزیز کے ذمہ ہوگا۔

۹۔ Job Oppertunities Desk بنانے کا کام جمیلہ احمد کے ذمہ ہوگا۔

۱۰۔ Office Management کا کام کوثر باجی کے مشورے سے اسلام آباد کے نظم سے بات کر کے کیا جائے گا۔

قوارير

رپورٹ 2007

رپورٹ قوار یر فیشن 2007ء

پچھلے سال قوار یر فیشن کے تحت حجاب مرکز بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ اگر چہ شوریٰ نے اس پر مزید غور کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر قیمہ حلقہ خواتین محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس کی ہدایت پر 2007ء میں اس منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

☆ لاہور اور کراچی میں الخدمت خواتین ٹرسٹ کی ذمہ داران کے ساتھ ملاقات کر کے فیشن کے تحت حجاب مرکز بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی اور الحمدللہ اب دونوں جگہوں پر الخدمت خواتین سنٹرز میں قوار یر حجاب سینٹرز کام کر رہے ہیں۔

☆ مشہور ڈیزائنر جنید جمشید کے ساتھ ملاقات کر کے ان کے (Outlet) پر حجاب کارنر بنانے کی تجویز دی گئی۔

☆ مشہور ڈیزائنر بی۔ جی کے ساتھ دو ملاقاتوں میں حجاب کو ڈیزائن کرنے کی بات کی گئی اور وہ بھی مختلف ممالک میں حجاب بھجوا رہی ہیں۔

☆ لاہور ویمن چیمبر آف کامرس میں ملاقات کی گئی تا کہ چیمبر میں حجاب مرکز بنانے کی تجویز کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اس سلسلے میں President ویمن چیمبر آف کامرس ڈاکٹر شہلا اکرم اور سابقہ ایم۔ این۔ اے یاسمین رحمٰن سے جو چیمبر کی رکن ہیں ملاقات کی گئی۔

☆ قوار یر فیشن کی ایک ممبر محترمہ طلعت شعبان کے ساتھ مل کر قوار یر فیشن کے تحت کپڑے ڈیزائن کئے گئے اور حجاب بنائے گئے اور ان کو امریکہ اور ملائیشیا میں سٹالز لگا کر فروخت کیا گیا۔

☆ منصورہ کے اندر ایک گھر جماعت کو Donate کیا گیا ہے اس کے لیے ہماری تجویز ہے کہ اس میں خواتین کے فلاح و بہبود کے دیگر منصوبوں کے ساتھ ساتھ قوار یر فیشن کا ایک شوروم بھی بنا دیا جائے۔

☆ منصورہ میں الخدمت خواتین سینٹر میں حجاب مرکز بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ مگر اس میں ابھی تک کوئی پیش رفت اس لئے نہیں ہو سکی کہ ابھی جگہ کا مسئلہ ہے۔

☆ محترمہ حمیرا قریشی کے حجاب سنٹر کے لیے بنائے گئے پروجیکٹ پر بھی غور کیا گیا اور اسے انتہائی مفید پاتے ہوئے ہماری درخواست ہے کہ اس پر عمل درآمد کے لیے افراد کا تعین اور تقرری کی جائے۔

☆ حجاب مرکز کے لیے مختلف مواقع پر کوئٹہ، پشاور، نوشہرہ، لاہور اور کراچی سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقاتیں کی گئیں اور پہلے

سے ہی حجاب بنانے والے اداروں کے ساتھ مشاورت کی گئی۔

☆ سوڈان، ایران، ترکی، امریکہ اور برطانیہ سے تعلق رکھنے والے تحریکی افراد کے ساتھ بھی قوار یرفیشن اور حجاب کے ڈیزائن کرنے کے لئے بات کی گئی۔

Women and Family development Centre

منصوبہ فلاح و بہبود خواتین 2007ء

☆ اس مرکز کے لیے ایک نگران کا تعین اور تقرری کی جائے۔

☆ مشاورت کے لیے ایک ٹیم بنائی جائے جو اس مرکز میں ہونے والے کام کی نگرانی کر سکے۔

☆ انتظامیہ کو مشاورت سے الگ مقرر کیا جائے تا کہ Check and Balance بن سکے۔

☆ اس میں جن Project کی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ Maid Help Project جس میں گھروں میں کام کرنے والی ماسیوں کو Chanalize کیا جائے۔

۲۔ دیہی عورت کی ترقی کے لیے Mirco Credit اسکیم شروع کی جائے۔

۳۔ Catering service کے تحت خواتین ویٹرسز اور کھانے پکانے کا انتظام کیا جائے۔

۴۔ IMWU (Muslim Women Enterprenure) کے تحت تمام اسلامی تحریکوں کا ایک Network بنا کر اس کا Desk بھی کھول سکتے ہیں۔

۵۔ قوار یرفیشن کا شوروم اور حجاب مرکز بھی اس سنٹر کی افادیت میں بہت اضافہ کرے گا۔ (انشاءاللہ)

قوار یرفیشن 2007ء

افرادِکار:

پنجاب: عافیہ سرور، شاہینہ وقار، آمنہ شاہد، طلعت، سمیحہ راحیل قاضی، گلفر ین نواز، عظمیٰ محمد علی۔

سرحد: عافیہ ضیاء، راشدہ ظفر، صابر شاکر، ڈاکٹر عالیہ رحمٰن۔

بلوچستان: بلقیس سیف، ثمینہ عرفان۔

سندھ: نویدہ انیس، الخدمت ٹرسٹ خواتین۔

☆ ابتدائی طور پر Networking کر کے کام کا جائزہ لیا گیا۔

☆ لاہور، اسلام آباد اور کراچی میں قوار یرفیشن کے مرکز بنانے کی تجویز دی گئی۔

☆ اسلام آباد اور لاہور میں مشاورت کی گئی۔

☆ اسلام آباد میں پارلیمنٹرین خواتین کے فنڈ سے بنائے گئے مرکز میں قوار یرفیشن کا پراجیکٹ چلانے کی تجویز دی گئی۔

☆ ویمن چیمبر آف کامرس لاہور میں قوار یرفیشن کے تحت حجاب اور خواتین کی مختلف ضرورت کی چیزوں کا مرکز بنانے کے لیے چیمبر میں ملاقاتیں کی گئیں۔

☆ ملائیشیا میں IMWU کانگریس کے موقع پر قوار یرفیشن کا تعارفی سٹال لگایا گیا۔

☆ مختلف مشاورتوں میں طے ہونے والی تجاویز کے مطابق قوار یرفیشن کے مرکز میں مختلف طبقات کے لیے حجاب بنانے کے لیے کپڑا پشاور، نوشہرہ اور کوئٹہ سے منگوایا جائے گا۔

☆ گوجرانوالہ، لاہور اور کراچی میں مختلف قیمتوں کے کوٹ سلوائے جائیں گے۔

☆ مختلف جگہوں پر حلقہ خواتین کے زیر نگرانی مختلف شعبہ جات کے Handicrafts کو قوار یر کے نیٹ ورک کے تحت جمع کیا جائے گا۔

☆ جماعتِ اسلامی حلقہ خواتین کے ارکان اور مختلف اجتماعات میں ذمہ داران اور کارکنان کے لیے مخصوص حجاب ڈیزائن کیا جائے گا تا کہ ان کا تعارف اور پہچان آسانی سے ہو سکے۔

☆ قوار یرفیشن کے تحت بروشر اور Tag چھپ چکے ہیں۔ ان کو مختلف جگہوں پر متعارف کرایا جائے۔

Demand Note
2007ء

☆ محترم امیر جماعت کو قیمہ حلقہ خواتین اور شوریٰ کی طرف سے ایک خط لکھا جائے اور اس میں یہ منصوبہ اور اس کی تفصیلات بھیج کر منصورہ میں الخدمت خواتین کے دفتر کے ساتھ ملحقہ پلاٹ کی درخواست دی جائے تا کہ ہم اس پر قوار یر فیشن کا مرکز بنا سکیں۔

☆ تعمیرات کے لیے الخدمت اور دیگر مخیر حضرات سے اعانت کے لیے درخواست کی جائے اور ایک کمیٹی اس کام کے لیے بنائی جائے تا کہ اس اعانت سے ہم ایک ہال اور ۲ باتھ رومز بنالیں اور اندر فارمیکا کی Partition لگائیں گے۔

☆ سوڈان اور یمن کے ساتھ ساتھ لاہور اور اسلام آباد کے ان مراکز کے لیے ماہر درزیوں کی خدمت درکار ہوں گی تا کہ ڈیزائن دے کر حسب ضرورت اشیاء بنائی جا سکیں۔

☆ عمومی طبقہ، متوسط طبقہ اور بالائی طبقہ کے لیے حجاب کے مختلف ڈیزائن اور مختلف مناسب قیمتوں کا تعین کیا جائے گا۔

☆ برادرِ اسلامی ممالک ترکی اور ایران کے حجاب فیشن اور مراکز کے ساتھ بھی مربوط ہونے کی کوشش کی جائے گی۔

☆ پاکستان میں بھی حجاب بنانے والے مختلف اداروں کے درمیان Newtworking کی کوشش کی جائے گی۔

☆ ہماری رائے کے مطابق ابتدائی کام مخیر خواتین و حضرات سے اعانت کے ذریعے شروع کیا جائے اور اسے حلقہ خواتین کے سپرد کر دیا جائے تا کہ منافع سارا کا سارا جماعت کو دیا جائے اور اگر خدانخواستہ کوئی نقصان ہو تو اس سے جماعت کا بیت المال بچ سکے۔

☆ تعمیرات مالیات نظم جماعت اپنی نگرانی میں کرے اور تعمیرات حلقہ خواتین کی ملکیت بن سکے اور حسابات کی نگرانی کا نظام قائم ہو سکے۔

قواریر فیشن /احجاب سینٹر۔ضابطے

2007ء حمیرا قریشی

☆ادارے کے قیام کا مقصد: قواریر فیشن کے بروشر کی مدد سے واضح طور پر متعین الفاظ میں تحریر کیا جائے۔

☆طریقہ کار: تنظیمی ڈھانچہ /ادارہ جات اسٹرکچر

بورڈ آف گورنرز(Leadership Care Team)

پروجیکٹ ڈائریکٹر: فنانس مینیجر پروڈکشن مینیجر مارکیٹنگ مینیجر پلاننگ

(نیشنل/انٹرنیشنل)

ا۔بورڈ آف گورنرز: اس میں کوثر باجی، راحیل یا اس سطح کے جن افراد کو بھی شامل کرنا چاہیں۔

i۔بنیادی طور پر Mission / Vision کو واضح کرنا اور حالات وسائل کو مواقف رکھنا اور چیک کرنا اسی ٹیم کی ذمہ داری ہوگا۔

ii۔اس بورڈ کا بنیادی کام ادارے کے مقصد۔۔۔۔کرنا، پالیسی واضح کرنا اور ان کی روشنی میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کرنے والے کام کا جائزہ لیں۔

2۔پروجیکٹ ڈائریکٹر:

i۔یہ پروفیشنل اور ٹیکنیکل فرد ہوگا اور care Team کے دیے ہوئے پروگرام پر عمل درآمد کرانے کا ذمہ دار ہوگا۔

ii۔تمام اسٹاف کا نگران ہوگا۔care Team کے مشورے سے تقریری اور برطرفی کا مجاز ہوگا۔

iii۔تمام مینیجرز کو طے شدہ منصوبے کے مطابق کام کرنے کے لیے اختیارات و وسائل فراہم کرنے اور ان کی مانیٹرنگ کا ذمہ دار ہوگا۔

3۔مینیجر پلاننگ:

i۔پروڈکشن اور Sale کے عمل کو مسلسل اور حسب ضرورت جاری رکھنے کا ذمہ دار ہوگا۔

4۔ پروڈکشن مینیجر:

i۔ WWO کے پراجیکٹس UEP اور SDSC الخدمت کے انڈسٹریل ہومز۔ WAT کے جیلوں کے اندر قائم انڈسٹریل ہومز کی مدد سے آرڈر پر کام تیار کروانا۔ اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اس کام کی شرائط متعلقہ اداروں کے ساتھ مینیجر پلاننگ اور ڈائریکٹر کی موجودگی میں تحریری طور پر کی جائیں گی۔

5۔ مینیجر مارکیٹنگ:

نیشنل:

i۔ پہلے مرحلے پر لاہور میں قوار یر حجاب سینٹر کے نام سے کسی مرکزی جگہ پر ایک شوروم / ڈسپلے سینٹر کھولا جائے گا۔

ii۔ قوار یر فیشن کے تحت تیار کرائی گئی تمام اشیاء کی Sale کا انتظام کیا جائے گا۔

انٹرنیشنل:

iii۔ IMWU کے رکن ممالک کے درمیان اس سینٹر کی پروموشن ۔۔۔۔ دیگر ممالک میں موجود قوار یر فیشن سینٹرز کی ۔۔۔ بنانے یا اپنے سینٹر کی شاخیں کھولنے کے احکامات پر کام کرے گا۔

6۔ فنانس مینیجر:

i۔ کور ٹیم کی جانب سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں ابتدائی سرمایہ کے حصول اور تقسیم کا نظام وضع کرے گا۔

ii۔ تمام حسابات کا آڈٹ کرائے گا۔

بنیادی اصول وضوابط:

۱۔ قوار یر فیشن حجاب سینٹر IMWU پاکستان کے تحت ایک خودمختار ادارہ ہوگا جو اپنے Tag کے ساتھ تیاری کرائی گئی مصنوعات فروخت کرنے کا مجاز ہوگا۔

۲۔ ان تمام اداروں کے تحت جو سامان نقد ادائیگیوں کے طے شدہ ضابطوں کے ساتھ بنوایا جائے گا وہ مکمل بطور پر قوار یر فیشن کی پروڈکٹ تصور کیا جائے گا۔ قوار یر فیشن کے کسی شوروم پر ان اداروں کے Tag استعمال نہیں کئے جائیں گے۔

۳۔ قوار یر فیشن کا بورڈ آف گورنر تمام تر معاملات کی نگرانی کرے گا۔ باقاعدہ اجلاس ہوں گے جس میں تمام تر معاملات کی دستاویزی رپورٹ پیش کرنا لازمی ہوگی۔ تاہم Contact Points مانیٹرنگ اور جائزے کے مراحل بالکل واضح ہونا ضروری ہیں۔ جس کی مدد سے بورڈ اس ادارے کو پروفیشنل اور ٹیکنیکل لوگوں کی مدد سے چلائے گا۔

قوار یر حجاب سنٹر

رپورٹ 2008

مشاورتی میٹنگ برائے مرکزی عمارت

بمقام منصورہ لاہور 2008ء

شرکاء:

محترمہ حمیرہ طارق صاحبہ (ناظم صوبہ پنجاب)، محترمہ حمیرہ احتشام صاحبہ (نائب ناظم صوبہ پنجاب)، محترمہ راحت بشیر صاحبہ (ناظم ضلع لاہور)، ربیعہ طارق (نائب ناظم صوبہ پنجاب)۔

مشاورتی میٹنگ کے ممبران:

محترمہ بیگم قاضی صاحبہ، محترمہ عافیہ سرور صاحبہ، محترمہ گلفرین نواز صاحبہ، محترمہ سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ۔ تلاوت کے بعد ایجنڈے کی وضاحت کرتے ہوئے حمیرا طارق نے بتایا کہ منصورہ میں خواتین نظم کو مردانہ نظم نے ایک عمارت دو منزلہ سپرد کی ہے۔ جس کو خالی کروایا جا چکا ہے اس عمارت کے استعمال کے لیے مرکز خواتین کے ساتھ تین منصوبے ہیں۔ پہلی منزل پر حجاب سنٹر اور دفاتر صوبہ و ضلع کی منتقلی۔

دوسری منزل پر ہاسٹل کا انتظام:

حجاب سنٹر سے متعلق درج ذیل امور باہم مشورے سے طے ہوئے:

☆ گراؤنڈ فلور پر ڈرائنگ روم اور اس سے ملحق ایک بیڈروم راحیل کی زیر نگرانی ہوں گے جس میں ڈرائنگ روم میں حجاب سنٹر ہوگا اور کمرے میں دفتر بنایا جائے گا۔ یہ سنٹر صرف Display کے لیے ہوگا۔

☆ اس سنٹر کا نام ''قوار یر حجاب سنٹر'' ہوگا۔ یہاں فی الحال صرف گاؤن اور سکارف رکھے جائے گے ان کا بنیادی مقصد تحریکی ضرورت کو پورا کرنا ہوگا۔ یہ منصوبہ صرف ابتدائی مرحلے کے طور پر ہی شروع کیا جائے گا۔ اس کے کام میں وسعت کے بعد اسے ''چھتر'' کے مرکز میں منتقل کر دیا جائے گا۔

☆ یہاں حجاب سنٹر پر بطور ملازم با اعتماد کارکن ہی کو متعین کیا جائے گا جو ضرورت مند ہو اس کا معاوضہ طے ہوگا۔ مزید کمیشن میں باہم مشورے سے طے کیا جا سکتا ہے۔ ملازمت کے تفصیل قواعد، ملازمت دینے اور ختم کرنے کی شرائط اور نوعیت ملازمت و مدت ملازمت کو عمارت کی مشاورتی کمیٹی اگلی میٹنگ تک طے کرے گی۔

☆ گراؤنڈ فلور کے بقیہ کمروں کے لیے طے ہوا کہ:

پروگراموں میں خواتین کے ہمراہ آنے والے محرم کی رہائش کے لیے ایک کمرہ مختص کیا جائے گا۔ایک کمرہ خواتین کے مرکزی نظم کی رہائش کے لئے رکھا جائے گا۔

ایک کمرہ مزید مہمانوں کی رہائش کے لیے رکھا جائے گا۔

ضلع اور صوبہ کے دفاتر فی الحال مرکز میں ہی رہے گے دفتری نظام کو وہاں منتقل کرنے کی عملی دشواریوں کے بعد یہ طے کیا گیا۔

اس عمارت کے انتظامی امور کے لیے کمیٹی تجویز کی گئی۔

نگران کمیٹی: بیگم ام کلثوم قاضی صاحبہ

معاونین: گلفرین نواز صاحبہ، روبینہ اللہ داد صاحبہ، حسن آراء صاحبہ، امینہ باجوہ صاحبہ۔

☆ اس عمارت پر ہونے والے اخراجات کی ذمہ داری حلقہ خواتین کے مرکزی نظم کی ہوگی۔

اوپر کی منزل پر ہاسٹل کے بارے میں وقت کم ہونے کی وجہ سے مشاورت نہ ہوسکی۔اس کے لیے طے پایا کہ چونکہ ابھی عمارت کی سفیدی وصفائی پر بھی کچھ وقت درکار ہے۔لہٰذا جون کے دوسرے ہفتہ میں میٹنگ دوبارہ رکھی جائے گی جس میں ''قواریر حجاب سینٹر'' کی تفصیلی منصوبہ بندی پیش ہوگی اور ہاسٹل کی تفصیلات طے ہوں گی۔دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

قوار یر فیشن رپورٹ 2008

الحمدللہ قوار یر فیشن ہمیشہ کی طرح اپنے کام پر گامزن، اب بھی خواتین کی خدمت میں مصروف ہے۔مختلف جگہوں پر قوار یر فیشن کا اسٹال لگایا گیا۔اس سال PC ہوٹل، الحمراہال اور گلشن اقبال پارک میں پروگرام کے موقع پر اسٹال لگائے گئے۔اس کے علاوہ مرکز خواتین میں ہر اجتماع پر اسٹال لگایا جاتا ہے۔گاؤنز اور اسکارف کے لیے کپڑا مانسہرہ، گوجرانوالہ اور لاہور سے خریدا جاتا ہے اور سلائی مانسہرہ اور گوجرانوالہ سے کروائی جاتی ہے۔کیونکہ لاہور میں سلائی کے ریٹ بہت زیادہ ہیں۔ان کے علاوہ اگر خواتین اپنی مرضی کا آرڈر دیں تو وہ بھی تیار کروا کر دیا جاتا ہے۔

بعض ضرورت مند خواتین اپنا سامان رکھوا دیتی ہیں جسے فروخت کر کے ان کی مدد کی جاتی ہے۔خواتین کی ذاتی ضرورت کا سامان بھی رکھا جاتا ہے تا کہ آسانی سے خرید سکیں۔بیرون اور اندرون ملک سے آنے والے وفود کو بھی تحائف دیے جاتے ہیں۔

QAWAREER FASHION:

Qwareer Fashion was established to promote Hijab amongst educated young women- Hijabs , dresses and accessories are exhibited at ' Qawareer Fashion Outlets'. Pakistani, turkish, arabic and European hijab styles are introduced here. Started in 2007, the project is working on no profit or less basis at a sustainable level.

This project is advertised throughout Pakistan and orders are received and dispatched from the sale points.

Objectives:

- Modest and decent fashion designing.
- Export to traditional items and handicrafts amongst member countries.
- Developing a network amongst Muslim women entrepreneurs and promoting Heathly competition.
- Providing conducive working environment for women entrepreneurs.

رپورٹ قوار یرحجاب سینٹر

2008ء

نگران:

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

مشاورت:

عافیہ سرور، گلفر ین نواز، آمنہ شاہد، شاہینہ وقار، عظمٰی محمد علی، عافیہ ضیاء، طلعت شعبان، ثمینہ امین۔

مقامی کمیٹی:

روبینہ اللہ داد، امینہ باجوہ، ساریہ نصر الدین، حسن آراء۔

کاروائی:

سابقہ قیمہ محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کی ہدایت اور نگرانی میں اس منصوبے کا آغاز ہوا۔ قیمہ محترمہ ڈاکٹر رخسانہ جبین صاحبہ اور ناظمہ صوبہ پنجاب محترمہ حمیرا طارق صاحبہ کے ساتھ تفصیلی نشستوں میں قوار یرحجاب سنٹر کے لیے جگہ مختص ہوئی اور اس کے دیگر قواعد وضوابط طے ہوئے۔

☆ محترمہ حمیرا قریشی صاحبہ کی لکھی ہوئی تحریر کے مطابق کام کا آغاز کیا گیا۔

☆ مرکز کی ہدایت پر سمیحہ راحیل قاضی، عافیہ سرور اور گلفر ین نواز کے نام سے Joint account کھولا گیا۔

☆ سنٹر کی ابتداء اور ابتدائی اخراجات کلی طور پر سمیحہ راحیل قاضی نے خود کیے تا کہ کسی بھی نقصان کی صورت میں بیت المال پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔

☆ سنٹر کی Renovation کے لیے NCA کے چار بچوں نے ایک مہینہ تک اس کی ڈئزائنگ میں رضا کارانہ حصہ لیا اور ایک خوبصورت شوروم تیار کر کے دیا۔

☆ ڈریس ڈیزائنرز سے ملاقاتیں کیں۔

☆ ویمن بزنس سنٹر پنجاب اور ویمن چیمبر آف کامرس میں تاجر خواتین سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے تجربات سے استفادہ کیا اور ان

کے ساتھ مشوروں اور تجاویز کا تبادلہ کیا۔

☆ دوبئی، شارجہ، ابوظہبی میں مختلف ممالک کے حجاب کے مراکز کا دورہ کیا۔

☆ ایران اور ترکی کی اسلامی تحریکوں سے حجاب کے فروغ کے لیے مشترکہ اقدامات کے لیے دو meetings میں شرکت کی۔

☆ 4 ستمبر کو حجاب ڈے کے طور پر منانے کے لیے پلاننگ کی۔ صحافیات سے ملاقاتیں کیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اس کی بھرپور کوریج ہوئی۔ ہمارے سنٹر کے افتتاح کے موقع پر الیکٹرانک میڈیا نے اچھی کوریج کی اور نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا پر اس کی تشہیر ہوئی۔

☆ قوار یر فیشن کے تحت مختلف ممالک کے حجاب تیار کیے گئے۔

☆ انگلش اور اردو بروشر چھاپے گئے۔

☆ لفافے واؤچرز اور بورڈز تیار کیے گئے۔

☆ سالانہ اجتماع کے لیے تیاری کی گئی۔ 3 دن تک سٹال پر جتنا سامان تھا، ہماری بہتر کوالٹی مل رہی ہے۔ مگر اپنے کاریگر نہ ہونے کی وجہ سے ہم ابھی تک بڑی Demand کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔

☆ بیرون ملک روابط کی وجہ سے ایران، ترکی، سعودی عرب، فلسطین سے حجاب کی تیاری کی فرمائش آرہی ہے مگر ہم ابھی تک اس Level تک نہیں پہنچے کہ ہم ان ممالک کو compete کر سکیں۔

تجاویز:

☆ ہم اپنا حجاب بنانے اور اسے ترقی دینے کے لیے الخدمت اور بزنس فورم سے وابستہ کپڑا بنانے والی فرموں سے رابطہ کر کے اچھا اور پاکستان کے موسم کے مطابق کپڑا بنوائیں۔

☆ اپنے کاریگر بٹھا کر اپنی مشینیں چلائیں تا کہ ہم اپنی اور جامعات کی demand کو پورا کر سکیں اور اس کا فائدہ ابھی تک لوگوں کے ذاتی کاروبار ہیں۔ ہم ان کو بھی fascilitate کریں تا کہ ان کو ہم ایک threat کی صورت نہ لگیں بلکہ حجاب کے فروغ میں ساتھی اور مددگار اور سرپرست کی صورت نظر آئیں۔

☆ قوار یر فیشن کا لوگو تیار کر لیا ہے۔ اب اس کی رجسٹریشن کا کام کرنا ہے اور الخدمت کے ساتھ اس کی برانچز کو frenchise کرنے کا کام باقی ہے۔ اس کی deed اور تحریری دستاویز بھی بنانی ہے۔

حجاب ہمارا شعار
رپورٹ 2009

حجاب ڈے 4 ستمبر کو منایا گیا۔
10 ہزار کارڈز چھپوا کر نظم اور پورے ملک میں اہم حلقوں تک پہنچائے،
نیز 900 کتابچے بموضوع حجاب کا عالمی دن، 2000 کتابچے بموضوع
حجاب ہمارا شعار، 6,000 اسٹکرز پورے ملک میں تقسیم کروائے گئے۔

رپورٹ قواریر فیشن 2009ء

☆ قواریر کے منصورہ Outlet کی اچھی سیل جاری ہے۔ الحمدللہ

☆ مہمانوں کے علاوہ اہل منصورہ کے لئے بہت آسانی ہوگئی ہے وہ بھی یہاں سے مستفید ہوتے ہیں اور حسب منشاء آرڈر بھی بک کرواتے ہیں۔

☆ بذریعہ راحیل قاضی صاحبہ نوشہرہ سے کپڑا خریدا جاتا ہے جو کہ لاہور سے کافی حد تک کم قیمت میں دستیاب ہوتا ہے اس کے علاوہ اعظم مارکیٹ، اچھرہ، یتیم خانہ، اقبال ٹاؤن وغیرہ سے بھی خریدا جاتا ہے۔

☆ گلفرین نواز صاحبہ کے تعاون سے بہترین سلائی اور میٹریل میں جرسی سکارف تیار کروائے جاتے ہیں۔

☆ قواریر کے لئے writing pads,Vouchers,cashmemo اور stickers تیار کروائے گئے ہیں۔

☆ IFG پاکستان کی سب سے مشہور اور قابل اعتماد Undergarments کی کمپنی سے رابطہ کر کے ان کی products منگوائی گئی ہیں۔

☆ کوشش ہے کہ اس outlet میں چونکہ خواتین کا آنا ہوتا ہے تو ان کی پسند کی تمام اشیاء موجود ہوں تا کہ انہیں بازاروں میں چکر نہ لگانا پڑیں فی الحال گاؤن کی ہر قسم کی variety موجود ہے۔ سکارف کڑھائی والے، سادہ پیکو، فینسی پیکو۔

☆ گاؤن میں تین سائز ہوتے ہیں علاوہ ازیں آرڈر پر بھی سائز دیا جاتا ہے۔

☆ دیگر آرائشی اشیاء اور کپڑا بھی موجود ہوتا ہے۔

☆ راحیل قاضی صاحبہ اور ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کے ملائیشیا Conference میں شرکت کے موقعہ پر سکارف تیار کروا کے بھیجے گئے ہیں جن کا اچھا response آیا۔

☆ راحیل صاحبہ کے candian سفارت خانہ میں لیکچر کے موقع پر تحائف دیئے گئے۔

☆ شعبہ نشر و اشاعت نے بھی قواریر سے سکارف خرید کر پریس کانفرنس میں صحافیات کو تحائف دیئے۔

☆ حجاب ڈے کے موقع پر بھی رپورٹرز کو تحائف دیے گئے۔ ان کے علاوہ راحیل قاضی صاحبہ کے ذریعے کئی مخیر خواتین Donors کو بھی تحائف دیئے جاتے ہیں۔

☆ سوات مالاکنڈ کے IDP's کے لئے برقعے اور سکارف تیار کروا کر بھیجے گئے۔

☆ مالاکنڈ سوات کے Trade Center کے ساتھ رابطہ کیا گیا اور اسکارف بھیجے گئے ان کی 200-150 سکارف ماہانہ کی demand ہے لیکن سوات کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے رابطہ منقطع تھا۔اب دوبارہ رابطہ کیا ہی ءاور نئے سکارف کے sample بھیجے گئے ہیں۔انشاءاللہ دوبارہ Order ملنے کا امکان ہے۔

☆ عمرہ حج کے موقع پر اکثر خواتین نے اپنے آرڈرز بک کروائے جو ان کی خواہش کے مطابق تیار کروائے گئے۔

☆ کئی Travelling Agencies نے حج کے لئے مختلف گاؤن اور سکارف کی demand کی لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے Order نہیں لیے گئے تا کہ وعدہ خلافی نہ ہو۔آئندہ سال انشاءاللہ بروقت رابطہ کیا جائے گا۔

☆ علاوہ ازیں مرکز المحصنات میں جب بھی کوئی بڑا پروگرام ہوتا ہے تو قوار یر کا سٹال ضرور لگایا جاتا ہے جس سے شرکت کرنے والی خواتین استفادہ حاصل کرتی ہیں۔

☆ راحیل قاضی صاحبہ کے تعاون سے نوشہرہ سے گاؤن تیار کروائے گئے جو نہایت کم قیمت میں سلے۔اس کے علاوہ گوجرانوالہ سے گاؤن تیار کروائے جاتے ہیں جو لاہور کی نسبت کم قیمت میں سلتے ہیں۔

☆ کئی طالبات نے موم کی بنی اشیاء بھی رکھی ہیں۔

☆ لکڑی سے بنائے گئے decoration اور ضرورت کا سامان بھی رکھا گیا ہے جس سے کئی ضرورت مند خواتین کی مدد ہوتی ہے۔

☆ سرگودھا کے قریب سلانوالی قصبے کی تیار کردہ ہماری ایک ٹوکری نے بہت شہرت حاصل کی ہے۔

☆ قوار یر فیشن کی ضرورت کے مطابق مزید Racks اور Stand بنوائے گئے ہیں۔

منصوبہ:

☆ حج کے موقع پر مختلف Travelling Agencies سے رابطہ کر کے بڑے پیمانے پر order تیار کرنا۔

☆ مزید روابطہ سے orders وصول کرنا۔

☆ اپنے حلقوں سے درخواست ہے کہ گاؤن اور سکارف قوار یر سنٹر سے تیار کروائیں اور جو انشاءاللہ بہترین میٹریل اور سلائی کے ساتھ نہایت کم قیمت پر مہیا کیے جائیں گے۔

روبینہ رانا منصورہ قوار یر سنٹر!

A joint project of IMWU and J.I.W.W

قواریر رپورٹ

رپورٹ 2010

This year on the 4th of september Urdu newspapers nationwide featured a number of different exclusive publications, special columns and dedicated articles relating to the Hijab day. The prominent newspapers of daily jang and Nawa -i- waqt along with the Sunday Magazine and the mid week magazine published exclusive articales, whereas this issue occupied prime space in various other local newspapers such as Din, Insaf, Jasarat, Jinnah and daily khabrain. Exclusive articles by Samia Raheel Qazi, Sadaf nazar and Khansa Bilal showed up in most of the national newspapers. Mr. Ajmal Niazi, a prominent scholar and writer also conributed articles pretaining to the same issue. From amongst the electronic media, Aaj news, ARY, Samaa and royal news devoted considerable airtime out of their September 4th schedules to the promotion of the concept of Hijab day.

Report 2010

The View from inside

By: Khaula Nakata

Yamaguchi City, Japan

A person blinded by prejudice may not see it, but a woman in hijab is a brightly beautiful as an angel, full of self-confidence, serenity and dignity. No signs of oppression scar her face.

When returned to Islam, the religion of our inborn nature, a fierce debate raged about girls observing hijab at schools in France. It still does. The majority, it seemed, thought that wearing the head- scarf was contrary to the principle that public that is state-funded-schools should be netural with regard to religion. Even as a Non-Muslim, I could not understand why there was such a fuss over such a small things as a scarf on a Muslim student's head.

Muslims contributed a proportionate amount of tax to the state funds. In my opinion, schools could respect religious beliefs and practices of students as long as they did not disrupt the school routine, nor pose a threat to discipline. However, the French faced, apparently, increasing unemployment and they felt insecure about the immigration of Arab workers and the sight of hijab in their sense of insecurity.

More and more young people in Arab countries were (and are) wearing hijab, despite the expectations of many Arabs as well as non-Arabs that it would disappear as Western secularism took roots in Arabs societies. Such a revival of Islamic practices is often regarded as an attempt by Muslims to restore their pride and identity, both undermined by colonialism. In Japan, it may be seen and understood as conservative traditionalism, or a result of anti-Western feeling, something which the Japanese themselves experienced following the first contact with western culture during the Meiji era, they too reacted against a non-traditional lifestyle and Western dress. There is a tendency in people to be conservative in their ways and to react against anything new and unfamiliar without taking the time to see if it The benefits of observing hijab became clear to me following a lecture at the mosque when I kept my scarf on even after leaving the building. The lecture had filled me with such a previously unknown spiritual satisfaction that I simply did not want to remove it. Because of the cold weather, I did not attract too much attention but I

did feel different somehow purified and protected; I felt uneasy being stared at by men. In my hijab I went unnoticed, protected from impolite stares.

My hijab made me happy; it was both a sign of my obedience to Allah and a manifestation of my faith. I did not need to utter beliefs the hijab stated them clearly for all to see, especially fellow Muslims, and thus it helped to strengthen the bonds of sisterhood in Islam. Wearing the hijab soon became spontaneous, albeit purely voluntary. No human being could force me to wear; if they had, perhaps I would have rebelled and rejected it. However, the first Islamic book I read used very moderate language in this respect, saying that "Allah recommends it (hijab) strongly" and since Islam (as the word itself indicates) means we are to obey Allah's will I accomplished my Islamic duties willingly and without difficulty, Alhmduliah.

Hijab reminds people who see it that God exist, and it serves as a constant reminder to me that I should conduct myself as a Muslim. Just as police officers are more professionally aware while in uniform, so I had a stronger sense of being a Muslim wearing my hijab.

Two weeks after my return to Islam, I went back to Japan for a family wedding and took the decision not to return to my studies in France; French literature had lost it appeal and the desire to study Arabic had replaced it. As a new Muslim, with very little knowledge of Islam it was a being test for me to live in a small town in Japan completely isolated form Muslims. However, this isolation intensified my Islamic consciousness, as I realized that I was not alone and Allah was with me. I had to abandon many of my cloths and with some help from my friend who knew dress making; I made some pantaloons, similar to Pakistani dress. I was not bothered by the strange looks the people gave me.

- **Visit To Cairo :**

After six months in Japan, my desire to study Arabic grew so much that I decided to go to Cairo, where I knew someone. None of my host family there spoke English (or Japanese) and the lady who took my hand to lead me into the house was covered from head to toe in black. Even her face was covered. Al thought this is now familiar to me here in Riyadh, I remember being surprised at that time, recalling an incident in France when I had seen such a dress and thought, "there is a women enslaved by the Arabian tradition, unaware of real Islam," (which I believed, taught that covering the face was not necessary, but an ethnic tradition).

I wanted to tell the lady in Cairo that she was exaggerating her dress, that it was unnatural and abnormal. Instead, I was told that my self-made dress was not suitable to go out in, something I disagreed with since I understood that it satisfied the requirements for a Muslimah. But when in Rome….. So I bought some cloth and made a long dress, called khimar, which covered the lions and the arms completely, I was even ready to cover my face, something most of the sisters with whom I became acquainted did. They were, though, a small minority in Cairo.

Generally-speaking, young Egyptians, more or less fully westernized, kept their distance from women wearing khimar and called them "sisters". Men treated us with respect and special politeness Women wearing a khimar shared a sisterhood which lived up to the Prophet's saying (Allah's blessing and peace on him) that "a Muslim greet the person he passes by in the street, whether he knows him or not". The sisters were, it is probably true to say, more conscious of their faith than those who wear scarves for the sake of custom, rather than for the sake of Allah.

Before becoming Muslimah, my preference was for active pants-style cloths, not the more feminine skits, but the long dress I wore in Cairo pleased me; I felt elegant and more relaxed.

In the western sense, black is a favorite color for evening wear as it accentuates the beauty of the s, something I noticed particularly when I has occasion to visit Pairs soon after arriving in Saudi Arabia. In the same Metro carriage I sat across a nun and I smiled at our similarity of dress. Hers was the symbol of her devotion to God, as is that of a Muslimah. I often wonder why people say nothing about the veil of the Catholic nun but criticize vehemently the veil of Muslimah, regarding it as a symbol of "terror-ism" and "oppression". I did not mind abandoning colorful clothes in favor of black; in fact, I had always had a sense of longing for the religious lifestyle of a nun even before becoming a Muslimah.

Lack of Understanding :

Nevertheless, I balked at the suggestion that I should wear my khimar back in Japan. I was angry at the sister's lack of understanding: Islam commands us to cover our bodies, and as long as this is done, one may dress as desired. Every society has its own fashion as such long black cloths in Japan could make people think I was crazy, and reject Islam

even before I could explain its teaching. Our argument revolved around this aspect.
After another six months in Cairo, however, I was so accustomed to my long dress that I started to think that I would wear it on my return to japan. My concession was that I had some dresses made in light colors, and some white khimars, in the belief that they would be less shocking in Japan than the black variety.
I was right. The Japanese reacted rather well to my white khimars, and they seemed to be able to guess that I was of a religious to me asked why I was dressed in such an unusual fashion. When I explained that I was Muslimah and that Islam commands women to cover their bodies so as not to trouble men who are weak and unable to resist temptation, he seemed impressed. When he left the train he thanked me and said that he would have liked more time to speak to me about Islam.

Means of indentification :

In this instance, hijab prompted a discussion on Islam with a Japanese man who might not normally be inclined to taking about religion. As in Cairo, hijab acted as means of identification between Muslims; I found myself on the way to a study circle wondering if I was on the right route when I saw a group of sisters wearing hijab. We greeted each other with salaam and went on the meeting together.
My father was worried when I went out in long sleeves and head cover even in the hottest weather, but I found that my hijab protected me from the sun. As a matter of fact, it was I who felt uneasy looking at my younger sister's legs while she wore short pants. I have often been embarrassed, even before declaring Islam, by the sight of women's bosoms and hips clearly outlined by tight, thin clothing. I felt as if I was seeing something I was not supposed to see. If such a sight embarrasses me, one of the same sex, it is not difficult to imagine the effect on men. In Islam, men and women are commanded to dress modestly and not be naked in public, even in all male or female situations.
It is clear that is acceptable to be bared in society varies according to social or individual understanding. For example in Japan fifty years ago it was considered vulgar to swim a swimming suit but now bikinis are the norm. If, however, a women swam topless she would be regarded shameless. To go topless on the south coast of France, however, is the norm, on some beaches in America, nudists lie as naked as they were born. If nudists were to ask a liberated female who rejects hijab why she still covers her bosoms and hips

which are as natural as her hands and face could she give an honest answer? The definition to what part of women's body should remain private to her is altered to suit the whims and fancies of either men or their surrogates, the so called feminists, but in Islam we have no such problems: Allah has defined what may and may not be bared, which we observe.

No Sense of Shame :

The way people walk around naked (or almost so), excreting or making love in public, robs them of the sense of shame and reduces them to the status of animals. In Japan, women wear make-up only when they go out and have little regard for how they look at home. In Islam a wife will try to look good for his wife. There is modesty even between husband and wife and this embellishes the relationship.

Muslims are accused being over-sensitive about the human body but the degree of sexual harassment which occurs these days justifies modest dress. Just as a short skirt can send the signal that the wearer is available to men, so hijab signals, loud and clear: "I am forbidden for you."

The Prophet, Allah's blessings and peace be on him, once asked his daughter, Fatima may Allah be pleased with he, "what is nd said:You are truly my daughter." This shows that it is preferable for a women to stay at home and avoid contact with male strangers as much as possible. Observing hijab, when one goes out, has the same effect.

Having married (a Japanese Muslim), I left Japan for Saudi Arabia, where it is customary for little regard for how they look at home. In Islam a wife will try to look beautiful for her husband will try to look good for his wife. There is modesty even between husband and wife and this embellishes the relationship.

Once accustomed to the niqab is certainly not inconvenient in fact I felt like the owner of a secret masterpiece, a treasure which you can neither know about, nor see. Whereas non-Muslims may think they are life imitating caricatures when they see Muslim couple walk in the streets, the oppressed and oppressor, the possessed, and the possessor, the reality is that the women feel like queens being led by servants.

My first niqab left my eyes uncovered. But in winter I wore a fine eye-covering as well. All the feelings of unease when a man's eye met mine disappeared. As with sun glasses, the visual intrusion of strangers was prevented.

Error of Judgment :

It is an error of judgment to think that a Muslim woman covers herself because she is a private possession of her dignity and refuses to be possessed by stranger. It is non-Muslim (and liberated Muslim) woman who are to be pitied for displaying their private self for all to see.

Observing hijab from outside, it is impossible to see what it hides. The gap, between being out-side and looking in, and being inside and looking out, explains in part the void in the understanding of Islam. An outsider may see Islam as restricting Muslims. Inside, however, there is peace, freedom, and joy which those born experience it have never known before practicing Muslims families or young women in Europe, America, Japan, Australia, Indeed all over the world, abandoning the so called "liberty" and "independence" and embracing Islam?

A person blinded by prejudice cannot see it, but a woman in hijab is as brightly beautiful as an angle, full of self-confidence, serenity and dignity. No signs of oppression scar her face. "For indeed it is not the eyes that grow blind, but it is the hearts within the bosoms, that grow blind" says the Quran (Al-Hajj 22:46). How else can we explain the great gap in understanding between us and such people?

(Courtesy**: Impact International**)

قواریر فیشن منصورہ رپورٹ 2010ء

1۔ قواریر فیشن دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔لوکل خریداروں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ الحمدللہ

2۔ اس کے علاوہ بیرون ملک USA اور Uk سے بھی کچھ آرڈر آئے جو کہ بہت ہی کم مدت میں تیار کروا کر بھجوائے گئے ہیں اور انشااللہ امید ہے کہ مزید آرڈر موصول ہوں گے۔

3۔ راحیل قاضی صاحبہ، ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ اور گلفرین نواز صاحبہ کے دورہ لبنان کانفرنس کے موقع پر مختلف اقسام کے سکارف، جن میں ہینڈ پینٹ سکارف، ہنیڈ ایمبر ائیڈڈ سکارف مشنن ایمبر ائیڈڈ، سٹون والے، ربن والے، بے بی پیکو والے شامل ہیں تیار کروائے گئے ان کے علاوہ جیولری اور کام والی ساڑھیاں بھی بھجوائی تھیں۔

4۔ جس طرح پہلے IDP's کو برقعے بھجوائے گئے تھے اس مرتبہ بھی متاثرین سیلاب کو جوتے، برقعے اور سکارف بھیجے گئے ہیں۔

5۔ IFG انڈر گارمنٹس کی پراڈکٹ منگوائی گئی ہیں تا کہ خواتین کے لئے آسانی ہو کیونکہ بازار سے خریدنا پردہ دار خواتین کے لئے کافی مشکل ہوتا ہے اس لئے ان کی ڈیمانڈ میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

6۔ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی راحیل قاضی صاحبہ کی ہمت اور محنت سے نوشہرہ سے کپڑا منگوایا گیا نہ صرف کپڑا منگوایا بلکہ برقعے بھی سلوائے گئے جو کافی کم قیمت میں تیار ہوئے اور اس وجہ سے ہم نے ان کے ریٹ بھی انتہائی کم رکھے۔

7۔ اس سال کے دوران کپڑا نوشہرہ اور لاہور سے خریدا گیا بلکہ کراچی اور گوجرانوالہ سے بھی منگوایا گیا۔

8۔ قواریر آؤٹ لیٹ برقعوں اور سکارف کے لئے مزید گفٹ بیگ پرنٹ کروائے گئے۔

9۔ مختلف موقعوں پر تحائف دیئے گئے جو کہ چائنہ، سوڈان سے آئی ہوئی خواتین کے علاوہ ناروے اور سعودی سفارت خانوں میں بھجوائے گئے۔

10۔ کیونکہ ورائٹی میں اضافے کی وجہ سے برقعے اور اسکارف رکھنے کی جگہ کم پڑ گئی لہذا نئے برقعہ سینڈ اور شیلف بنوائے گئے۔

11۔ اس سال کے دوران 2008ء تا 2009ء دسمبر تک باقاعدہ آڈٹ کروایا گیا۔ رپورٹ ساتھ لف ہے۔

12۔ جنوری 2010ء تا جون 2010ء تک آمدن اور خرچ کی تفصیل تیار ہو چکی ہے۔

13۔ اس سال قواریر آؤٹ لیٹ میں حج کاؤنٹر بنایا گیا ہے۔ جس میں حرم فورم کی مختلف اشیاء رکھی گئی ہیں۔ مثلاً بیگ، سفری جائے نماز، جوتے ڈالنے والے بیگ اور حج گائیڈ بکس کے علاوہ بھی چیزیں موجود ہیں۔

14۔ دورہ تفسیر کی طالبات کے لئے خاص رعایت پر برقعے اور سکارف کا سٹال لگایا گیا۔

15۔ لاہور کے مختلف جامعات میں سٹال لگائے گئے اس کے علاوہ علامہ اقبال میڈیکل کالج اور مغل اعظم ہال میں پروگرام کے مواقع پر بھی سٹال لگائے گئے۔

16۔ علاوہ ازیں منصورہ المحصنات میں جب کوئی بڑا پروگرام ہوتا ہے تو سٹال لگایا جاتا ہے۔

17۔ ہنرمند خواتین کی تیار کردہ اشیاء بھی رکھی گئی ہیں مثلاً لکڑی کے ڈیکوریشن پیس، موم سے بنی ہوئی چیزیں موتیوں کے بیگ وغیرہ تاکہ ان کے ذریعے ان کی مدد ہو سکے۔

18۔ اس کے علاوہ منصورہ کی نوجوان لڑکیوں کو اپنے ہنر کو اجاگر کرنے کا موقع بھی دیا جاتا ہے جس میں فیبرک پینٹنگ کڑھائی اور سلائی وغیرہ شامل ہے۔

19۔ گاؤنز میں تین سائز موجود ہیں ان کے علاوہ انفرادی طور پر برقعے تیار کروائے جاتے ہیں اور آلٹریشن بھی کروا کر دی جاتی ہے۔

20۔ ضرورت ہے کہ منصورہ آؤٹ لیٹ میں خواتین کی ضرورت اور پسند کو مدِنظر رکھ کر وہ اشیاء بھی رکھی جائیں جو بازار کے بجائے یہیں سے دستیاب ہو جائیں مثلاً مختلف رنگوں میں سادہ کھلا کپڑا، ربن، لیس، دھاگے وغیرہ۔

21۔ سوات، مالاکنڈ کے حالات کی خرابی کی وجہ سے سکارف وغیرہ بجھوانے کا کام رک گیا تھا۔ اب وہ سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

روبینہ رانا

قوار یرسنٹر، منصورہ

A Joint Project of IMWU JIWW

Sacred Pearls Camp

رپورٹ 2011

مری انٹرنیشنل یوتھ کیمپ

20 جولائی 2011ء

20 جولائی 2011ء میں مری میں انٹرنیشنل یوتھ کیمپ میں حجاب کے موضوع پر گروپ ڈسکشن ہوئی۔
جو کہ سات روزہ کیمپ تھا۔اس کیمپ میں ممتاز صحافی انصار عباسی، ڈاکٹر کوثر فردوس اور ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے بھی حجاب کے موضوع پر خطاب کیا۔
4 ستمبر 2011ء کو لاہور میں حجاب ڈے کی مختلف تقریبات منعقد ہوئیں۔
اخبارات نے خصوصی ضمیمے نکالے اور الیکٹرانک میڈیا پر اس دن کی مناسبت سے خصوصی پروگرام نشر کیے۔

حجاب اور دورِ جدید کے چیلنجز

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

جکارتہ کے خوبصورت مراکو ریستوران میں اُردن کی شہزادی بسمہ بن طلال کے اعزاز میں انڈونیشیا کی ایک تنظیم ''حجاب گرلز'' نے اپنے خوبصورت حجاب کی نمائش منعقد کی تھی اور اس میں انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین کے ایشیا ریجن کی نگران کی حیثیت سے مجھے مدعو کیا گیا۔ وہاں کی پُراعتماد باحجاب بچیوں کے ساتھ گفتگو کے دوران ہی میں نے اپنی پاکستانی بچیوں کے لیے کچھ منصوبہ بندی کی تھی جس پر عمل درآمد کا موقع غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام مری میں 15 تا 22 جولائی 2011ء کو ایک انٹرنیشنل یوتھ کیمپ کے دوران مل گیا۔

ان بچیوں کے ساتھ حجاب سے متعلق مختلف سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے منتظمین کی طرف سے پورا ایک دن ملا جس میں بچیوں کو 4 گروپس میں تقسیم کر کے اُن کو عملی تربیت دی گئی کہ حجاب کے بارے میں SWOT ANALYSIS کر کے عملی سفارشات مرتب کر کے پیش کریں۔ میں اس کیمپ کی بچیوں کا تجزیہ اور ان کی سفارشات ان کی استاد محترمہ حفیظہ کے تعاون سے پیش کر رہی ہوں۔

SWOT ANALYSIS تجزیاتی رپورٹ بنانے کا طریقہ کار ہے جس میں Opportunities, Weaknesses, Strengths اور Threats کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

(1) Strengths = S ..... وسائل، صلاحیتیں اور قوت۔

(2) Weaknesses = W ..... کمزوریاں، خامیاں۔

(3) Opportunities = O ..... امکانات اور مواقع۔

(4) Threats = T ..... خطرات اور رکاوٹوں کی نشاندہی۔

وسائل، صلاحیتیں، طاقت:

1۔ پردہ کرنے سے عورت اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگتی ہے، وہ خود اعتماد ہو جاتی ہے۔

2۔ وہ بآسانی پہچانی جاتی ہے کہ وہ مسلمان عورت ہے، ستائی نہیں جاتی۔

3۔ اُسے معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

4۔اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔

5۔حجاب اُس کو الگ باوقار شناخت عطا کرتا ہے۔

6۔اس کا وقت تعمیری کاموں میں لگتا ہے۔

7۔وہ ماحول کی آلودگی سے محفوظ ہوتے ہیں۔

8۔اُس کی جلد، بال دھوپ اور موسم کی شدت سے محفوظ ہوتی ہے۔

Weaknesses کمزوریاں، خامیاں:

1۔اسلام کے مخالفین ہمیں احساس کمتری میں مبتلا کرتے ہیں کہ ہم قید ہیں۔جبر کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

2۔اللہ ہمیں قیمتی ہونے کی وجہ سے چھپانے کا حکم دیتا ہے۔جبکہ وہ ہمیں تصویر کا منفی رخ دکھاتے ہیں کہ ہم اپنے عیوب کو چھپانے کے لیے حجاب کرتے ہیں۔

3۔وہ عورت کو بے پردہ کر کے اپنے لیے عیش وعشرت کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

4۔اسلام کو نہ سمجھنے والے طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں۔بیوقوف، مظلوم اور مجبور سمجھا جاتا ہے۔

5۔قدامت پسند اور رجعت پسند سمجھا جاتا ہے۔

6۔حجاب کو غلط کاموں کے لیے ایک ڈھال سمجھا جاتا ہے۔جدیدیت کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

Opportunities امکانات:

1۔اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے، اسلامی تہذیب عروج کی طرف گامزن دکھائی دیتی ہے۔

2۔عورت کوئی بھی جائز پیشہ حجاب کی مدد سے اختیار کر سکتی ہے۔

3۔وہ دین کی اشاعت کا کام آسانی سے کر سکتی ہے۔

4۔معاشرے میں وہ اپنا کام بخوبی انجام دے سکتی ہے۔

5۔دینی بیداری اور شعور میں اضافہ ہو رہا ہے۔دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار اللہ کی اطاعت پر ہے۔

Threats خطرات:

1۔حیا اور حجاب ختم ہونے سے معاشرے میں اخلاق باختگی فروغ پا سکتی ہے۔

2۔عورت کا حسن اور زینت ظاہر ہونے کے بعد اس کی حیا اور پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے۔
3۔بے حجاب مسلمان عورت اور غیر مسلم عورت میں فرق معلوم نہیں کیا جا سکتا۔
4۔قدامت پسندی اور دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے۔
5۔تعلیم اور ملازمتوں میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔
6۔یورپی ملکوں میں پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اور باحجاب عورت جسمانی تشدد کا شکار بن رہی ہے۔
7۔حجاب کے خلاف پروپیگنڈہ عروج پر ہے اور میڈیا میں بے حجابی کو عام کیا جا رہا ہے۔
8۔ظلم وستم کی علامت بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

آج کے دور میں کہا جاتا ہے کہ پردہ دل کا ہوتا ہے، چہرے کا نہیں۔حالانکہ یہ بات حقیقت کے خلاف ہے، جو صحابیات حجاب کرتی تھیں کیا وہ دل کی پاک نہیں تھیں (نعوذ باللہ) وہ تو دل کی پاکیزہ تھیں، وہ ہمارے لیے رول ماڈل تھیں۔اگر وہ حجاب کرتی تھیں تو پھر ہمیں بھی حجاب کرنا چاہیے۔لڑکیوں کو مندرجہ ذیل باتوں کی تعلیم دینی چاہیے۔

4 ستمبر کو حجاب اور سکارف کو گفٹ کے طور پر لڑکیوں کو دیں۔
لڑکیوں کو حجاب پہننے کا طریقہ سکھائیں۔
لڑکیوں کو ان عورتوں کی مثالیں دی جائیں جنھوں نے باپردہ رہ کر بہت ترقی کی ہے۔انھیں بتایا جائے کہ پردہ قید نہیں ہے بلکہ پردہ بہت ساری خرابیوں سے روکتا ہے۔
ان کو عورت کے قیمتی ہونے کا احساس دلایا جائے۔
یہ پیغام عام کیا جائے کہ حجاب کی اولین پابندی دنیا کی سب سے زیادہ پاکیزہ عورتوں اور سب سے زیادہ پاکیزہ مردوں نے کی تھی۔

رپورٹ قوار یر فیشن

2011

☆ قوایر فیشن ہمیشہ کی طرح ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ نہ صرف منصورہ کی خواتین بلکہ باہر سے آنے والی خواتین کیلئے کافی سہولت ہو گئی ہے کہ وہ نہایت اطمینان سے برقعے خریدتی ہیں اگر ناپ میں کسی قسم کی کمی بیشی ہوتو Alteration کروادی جاتی ہے اس کے علاوہ خواتین اپنی مرضی سے اگر برقعہ سلوانا چاہیں تو آرڈر پر بھی تیار کر کے دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ قسم کے اسکارف بھی فروخت کئے جاتے ہیں جن میں جرسی، جارجٹ، عربی لون پرنٹ، سادہ، Hand painted، فینسی کڑھائی، سٹون والے اسکارف بھی بنوائے گئے ہیں ان میں بڑے سائز بھی بنوائے جاتے ہیں جو بازار سے دستیاب نہیں ہوتے۔ برقعے اور اسکارف کا زیادہ کپڑا نوشہرہ سے اور کچھ گوجرانوالہ سے خریدا جاتا ہے اسی طرح سلائی بھی نوشہرہ اور گوجرانوالہ سے ہی کروائی جاتی ہے کیونکہ لاہور سے کپڑا اور سلائی دونوں ہی بہت مہنگی ہوتی ہے۔

☆ اعظم کلاتھ مارکیٹ سے بھی کچھ سامان خریدا گیا اور یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ اعظم کلاتھ مارکیٹ میں ہول سیل برقعوں کی قیمتیں قوار یر کی قیمتوں سے زیادہ تھیں۔

☆ قوار یر فیشن کی طرف سے اکثر مختلف مواقع پر تحائف دیئے جاتے ہیں۔مری میں طالبات کا پروگرام ہوا جس میں بھی قوار یر کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔

☆ حجاب ڈے کے موقع پہ PC Hotel میں حجاب کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں وزیر اعظم پاکستان اور گورنر پنجاب کی اہلیہ مہمان خصوصی تھیں انہیں اور بہت سی معتبر خواتین کو تحائف پیش کئے گئے اس کانفرنس میں بہت سے سٹالز بھی لگائے گئے تھے ان میں قوار یر فیشن کا سٹال بھی لگایا گیا جسے مہمانوں نے پسند کیا۔

☆ اس کے علاوہ منصورہ میں جب بھی کوئی بڑا پروگرام ہوتا ہے قوار یر فیشن کا سٹال ضرور لگایا جاتا ہے۔عید الفطر کے بعد عید ملن پارٹی میں بھی سٹال لگایا جسے خواتین نے پسند بھی کیا اور خریداری بھی کی۔

☆ برقعوں کے علاوہ بہت سی خواتین اپنے ہاتھوں سے بنی اشاء رکھوادیتی ہیں جن کو سیل کر کے ان کی کچھ مدد ہو جاتی ہے۔ایسی ضرورت مند خواتین کی محنت سے بنائی گئی اشیاء پر بہت معمولی سا کمیشن رکھتے ہیں بلکہ اگر بعض اوقات کم قیمت پر فروخت ہوں تو کمیشن چھوڑ دیا جاتا ہے تا کہ ایسی ضرورت مند خواتین کی مدد اور حوصلہ افزائی ہو سکے۔

☆ قواریر میں لکڑی سے بنائے گئے ڈیکوریشن pieces کا کارنر بھی بنایا گیا ہے جس میں ڈرائی فروٹ ٹرے، آتش ٹرے، اسماء حسنہ، جیولری بکس، وغیرہ رکھے گئے ہیں ان چیزوں کو نہ صرف پاکستانی خواتین نے بہت پسند کیا بلکہ راحیل قاضی صاحبہ نے مختلف ممالک کی خواتین کو تحفہ کے طور پر پیش کیا جو کہ انہوں نے بہت سراہا اس طرح پاکستانی صنعت و ثقافت سے متعارف کروایا گیا اور اب تو ہم ڈرائی فروٹ ٹرے اور مختلف اشیاء پر قواریر کا نام بھی کندہ کروایا گیا ہے۔

☆ حج کارنر بھی بنوایا گیا ہے جس میں حج فورم سے بھیجی ہوئی اشیاء رکھی جاتی ہیں۔

☆ ان کے علاوہ خواتین کی ذاتی ضرورت کی اشیاء بھی رکھی جاتی ہیں۔

☆ کچھ خواتین hand paint اسکارف بنا کر دیتی ہیں کچھ نے خوبصورت pots بنا کر رکھوائے ہیں۔

بعض خواتین نے towels ,napkins, mats, bags, bedlinen, اور بہت سی دیگر اشیاء بھی رکھوائی ہیں۔

انشاءاللہ امید ہے اچھا response ملے گا اور پھر یہ سلسلہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

تجاویز:

☆ مختلف حج ایجنسیوں سے آرڈر کر دیئے جائیں۔

☆ منصورہ کے علاوہ markets میں outlets بنائے جائیں۔

عالمی یومِ حجاب اور وزیراعظم ہاؤس

رپورٹ 2012

حجاب کانفرنس 15 ستمبر 2012 پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، لاہور

15 ستمبر 2012ء کو ''حجاب کانفرنس'' کا انعقاد کیا گیا جس میں اس وقت کے وزیر اعظم اور گورنر پنجاب کی بیگمات بطور مہمان خصوصی شریک ہوئیں۔ پہلی دفعہ وزیر اعظم ہاؤس سے حجاب ڈے پر میڈیا کو پیغام جاری ہوا۔

عالمی یوم حجاب کو عالمی سطح پر بھرپور طور پر منانے کے لیے جدوجہد کی گئی اور الحمدللہ اخبارات، رسائل اور الیکٹرانک میڈیا پر اِس دن کے حوالے سے پروگرامات نشر کیے گئے۔

مہمان خصوصی: بیگم نصرت پرویز اشرف، بیگم مسرت لطیف کھوسہ

زیر صدارت: ڈاکٹر رخسانہ جبیں

مہمانان گرامی:

بیگم قاضی حسین احمد، مسرت مصباح (ڈپلیکس)، غزالہ سعد رفیق (مسلم لیگ ن)، خانم طیبہ بخاری (مذہبی سکالر)، سارہ چوہدری، ستائش خان (سابقہ اداکارائیں)، عروج ناصر (ٹی وی میزبان، سابقہ اداکارہ) نوشین معراج (تحریک انصاف)، مریم جمیلہ کے اہل خانہ، چاروں صوبوں کی جماعت اسلامی کی قیادت۔ میزبانی کے فرائض محترمہ صائمہ اسماء نے ادا کیے۔

حجاب ایوارڈ کی تقسیم:۔

زندگی کے مختلف میدانوں میں حجاب اختیار کرنے والی چند نامور خواتین کے لیے حجاب ایوارڈ تقسیم کیے گئے۔ جن میں اہم نام درج ذیل ہیں:

1۔ مروہ الشربینی

2۔ زینب (افغان مہاجر، طالبہ اِسلامک یونیورسٹی)

3۔ عروج ناصر (باحجاب ٹی۔وی اینکر، میزبان)

4۔ ستائش خان (سابقہ اداکارہ)

5۔ شہناز لغاری (پہلی باپردہ پائلٹ)

6۔ سارہ چوہدری (سابقہ اداکارہ)

7۔ ڈاکٹر امتہ اللہ زریں (معروف گائناکالوجسٹ)

8۔ مریم جمیلہ مرحومہ (نومسلمہ، دینی سکالر)

9۔ عاصمہ شیرازی (ٹی۔وی اینکر)

10۔ ایوان ریڈلی (طالبان کی قید میں مسلمان ہونے والی خاتون)

11۔ ڈاکٹر کوثر فردوس (پہلی باپردہ کیپٹن ڈاکٹر)

12۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی

حجاب پر 2 پریزنٹیشنز پیش کی گئیں، تیار کردہ:

(۱) سندھ کمیشن

(۲) عائشہ عثمان



''حجاب نمائش''

☆ جس میں 16 مختلف سٹالز (عبایا، اسکارف، گاؤن، کتب، لباس، جیولری وغیرہ) لگائے گئے۔

☆ مختلف ممالک کے طرزِ حجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے الخدمت سٹارز آف اِسلام کے تعاون سے باحجاب زندگی اختیار کرنے والی بچیوں کا ٹیبلو ''کلرز آف حجاب'' پیش کیا گیا۔

حجاب اور کارپوریٹ اخلاقیات

رپورٹ 2013

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر عالمی یوم حجاب کے متعلق
پروگرام شائع اور نشر کیے گئے۔ حلقہ خواتین جماعت اسلامی اور
انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین کے زیر اہتمام پاکستان، ملائیشیا،
انڈونیشیا، ترکی اور سوڈان میں عالمی یوم حجاب کو بھرپور
طریقے سے منایا گیا۔
قومی اخبارات میں ممتاز کالم نگاروں نے
کالم تحریر کیے اور سپیشل ایڈیشن شائع ہوئے۔



4 ستمبر 2013

حجاب اور کارپوریٹ اخلاقیات

(عالمی یوم حجاب کے لیے خصوصی تحریر)

تحریر: اوریا مقبول جان

دنیا بھر میں کسی بھی روشن خیال مفکر، جمہوریت پسند دانشور، حقوقِ انسانیت کے علمبردار سماجی کارکن یا سیکولر سیاسی رہنما کو انسانی ترقی، معاشی خوشحالی اور تہذیبی ارتقاء پر گفتگو کرتے دیکھیں تو ان سب کی نفرت کا نشانہ صرف ایسی عورت بنتی ہے جو لوگوں کی ہوسناک نظروں اور لاشعور میں مچلتے غلیظ خیالات کی زد سے بچنے کے لیے اپنے چہرے اور جسم کو ڈھانپ کر باہر نکلتی ہے۔ میں ایک مرد ہوں اور میں ان تمام ''مردانِ حر'' کی نظروں میں چھپی ہوس کو بخوبی جانتا ہوں جو کسی کم لباس خاتون کو بازار میں، کسی ماڈل کو فیشن شو میں، کسی گلوکارہ کو سٹیج پر یا کسی جاذبِ نظر خاتون کو دفتر کے استقبالیہ کاؤنٹر پر دیکھ کر پیدا ہوتی ہے۔ میں ان کے غلیظ جملے اور فقرے بھی تحریر کر سکتا ہوں لیکن میں سعادت حسن منٹو نہیں کہ مجھے آزادئ اظہار کے نام پر معاشرے میں صرف جنس ہی نظر آئے۔ مردوں کی نظروں کی یہ ہوسناکی، ان کی فقرے بازی اور اس کے نتیجے میں جنم لینے والے سنگین جرائم میرے ملک تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے ہر ترقی یافتہ ملک میں یہ خطرناک حد تک پائے جاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں دوپٹہ گلے سے سرکنے پر آنکھیں پھسلتی ہیں اور مغرب میں مختصر ترین لباس مردوں کی گردنیں موڑتا ہے۔

کبھی کسی نے سوچا ہے کہ حقوق کی کہانی کی ساری تان عورت کو گھر کی چار دیواری سے باہر لا کر محفل کی زینت بنانے پر کیوں ٹوٹتی ہے؟ آپ کسی بھی مفکر، دانشور، جمہوریت پسند انسانی حقوق کے ترجمان سے مل لیں، اسے اس بات پر کبھی اعتراض نہیں ہوگا کہ آپ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں، حج کریں، زکوٰۃ دیں، داڑھی رکھیں، ٹخنوں سے اونچی شلوار پہنیں، دن رات قرآن کی تلاوت کریں..... لیکن جونہی کوئی خاتون اپنی اولاد کی تربیت اور گھر جیسے بنیادی ادارے کی دیکھ بھال کے لیے اپنے آپ کو وقف کرتی ہے تو انگلیاں اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ پڑھ لکھ کر برباد کر رہی ہے، فرسودہ، دقیانوس، ترقی کی دشمن! لیکن سب سے زیادہ غصہ اُس خاتون پر آتا ہے جو باہر تو آجاتی ہے لیکن چہرہ اور جسم ڈھانپ کر نکلتی ہے۔

کیا یہ ایک مذہبی مسئلہ ہے؟ اگر یہ مذہبی مسئلہ ہوتا تو سب سے پہلے عیسائی راہبائیں (Nuns) اس نفرت کا شکار بنتیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے حجاب کے لیے ترکِ دنیا کی شرط رکھ دی ہے اور باقی معاشرے کو کھلی چھوٹ دے دی ہے اس لیے گوارا ہے کہ چلو کتنی

عورتیں راہبائیں بن جائیں گی۔لیکن اگر حجاب معاشرے میں عام ہوجائے تو بڑا طوفان آئے گا' اس لیے کہ حجاب کے مقبول ہونے کی ایک بنیادی نفسیاتی وجہ ہوتی ہے۔ دنیا میں تمام نفسیاتی ماہرین اور معاشرتی محقق اس بات پر متفق ہیں کہ عورت سب سے زیادہ نفرت اور حقارت کسی غیر مرد کی آنکھوں کی ہوسنا کی اور بے حیائی سے کرتی ہے۔عریاں ترین لباس والی عورت بھی' اگر وہ جنسی کاروبار کے لیے بازار میں نہ کھڑی ہو تو اسے بھی مردوں کی غلیظ نظروں سے نفرت ہوتی ہے۔مردوں کی نظروں کی ہوسنا کی اور عورتوں کی بے حجابی کے درمیان جو رشتہ قائم ہوتا ہے اس سے دنیا میں کئی سو بلین ڈالرز کا کاروبار چلتا ہے۔عریانی کا تحفظ اسی کاروبار کی بقا کی جنگ ہے۔ یہ کاروبار آرائشِ حسن کے ساز وسامان سے شروع ہو کر فیشن انڈسٹری، میڈیا، ایڈورٹائزنگ اور لباس کی مخصوص تراش خراش کے فن سے ہوتا ہوا مکروہ ترین فحش فلموں اور بدن فروشی کے عالمی مافیا تک جا نکلتا ہے۔آپ ذرا اس پوری انڈسٹری کا جائزہ لیں تو آپ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ جائیں۔صرف سر کے بالوں کو سنوارنے کے لیے سیکڑوں ملٹی نیشنل کمپنیاں شیمپو سے لے کر بال سیدھا کرنے، رنگ کرنے، گھنگھریالے بنانے اور ان کو جاذبِ نظر بنانے کے لیے طرح طرح کی ادویات اور لوشن بنا رہی ہیں۔ اگر ٹانگیں اور بازو دکھانا مقصود ہوں تو ان کی خوبصورتی اور دلکشی کے لیے علیحدہ ساز وسامان بنانے والی کمپنیاں اپنا کاروبار پھیلائے ہوئے ہیں۔غرض پاؤں کے ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک کوئی مقام ایسا نہیں جسے کاروبار کا موضوع نہ بنایا گیا ہو اور اسے بازار میں لا کر نہ کھڑا کیا گیا ہو۔اس سارے کاروبار کو میڈیا کی چکاچوند اور فیشن شوز کی بھرمار اور ماڈلز کی جسمانی ہیت اور اُن کے خدوخال کو دنیا بھر کی عورتوں کے لیے ایک آئیڈیل بنا کر پیش کرنے سے مضبوط اور مستحکم کیا جاتا ہے۔کبھی سائز زیرو آئیڈیل ہوتا ہے اور چند سالوں بعد بھرے ہوئے جسم کی تعریفوں میں اخبارات کے صفحے کالے ہوتے ہیں۔ان سب کی معراج عالمی مقابلۂ حسن ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ جس سال مغربی ممالک میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا، اس کے اگلے سال یعنی 1921ء میں امریکہ کے اٹلانٹک سٹی میں یکم مئی کے ساتھ دو ہفتہ وار چھٹیاں بھی مل گئیں۔لوگوں کو مصروف رکھنے کے لیے ہوٹل کے مالکان نے تیراکی کے لباس میں ملبوس خواتین کا مقابلہ کروایا اور ایک خاتون کے سر پر ملکۂ حسن کا تاج پہنا دیا گیا۔اس دن سے لے کر آج تک جنگ ہو، بدحالی ہو، سیلاب یا زلزلہ ہو، مقابلۂ حسن نہیں رُکا۔ 1951ء میں برطانیہ کے ایرک مورے نے اسے قواعد وضوابط والا مقابلہ بنایا۔ دنیا کے ہر خطے سے مخصوص مفادات کے تحت ملکۂ حسن منتخب کی گئی اور پھر ہر خطے کی خواتین کو اس نمائش کی دوڑ میں مدہوش کر دیا گیا۔ بھارت میں جس سال ایشوریا رائے اور سشمیتا سین ملکۂ عالم اور ملکۂ دنیا کا اعزاز جیتیں' پورے بھارت میں صرف تین پلاسٹک سرجن تھے' صرف دو سال بعد ان کی تعداد پانچ سو ہوگئی اور آج ان کی تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ایک دفعہ خواتین کو زینتِ بازار بنانے کے بعد پورے معاشرے میں جو ہیجان پیدا ہوتا ہے، مردوں میں جو جنسی محرکات پیدا ہوتے ہیں

ان کو آگ دکھانے اور اس کاروبار کو وسیع تر کرنے کے لیے فحش مواد کی ایک بہت بڑی انڈسٹری وجود میں لائی گئی۔ جس سے ہر سال 70 ارب ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔ ان میں سے 15 ارب ڈالر صرف امریکہ سے کمائے جاتے ہیں۔

سالانہ 20 ارب ڈالر صرف فحش فلموں کی فروخت سے حاصل ہوتے ہیں، آٹھ ارب ڈالر فحش رسالے اور میگزین بیچ کر حاصل کیے جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر فحش سائٹس سے تین ارب ڈالر کمائے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے مکروہ دھندہ 13 سال سے کم عمر بچیوں کی تصاویر اور فلموں کا ہے جس سے تین ارب ڈالر کمائے جاتے ہیں اور اس وقت انٹرنیٹ پر ان کی ایک لاکھ کے قریب ویب سائٹس ہیں جبکہ باقی فحش سائٹس کی تعداد 45 لاکھ اور فحش انٹرنیٹ پیجز کی تعداد تین کروڑ 75 لاکھ ہے۔ دنیا بھر سے تین ارب کے قریب افراد یہ تصویریں اور فلمیں اپنے کمپیوٹروں میں محفوظ کرتے ہیں۔ صرف امریکہ کی تین لاکھ 25 ہزار بچیاں ان فحش تصویریں اور فلموں کے لیے اپنے جسم کی نمائش کرتی ہیں۔ اس دھندے سے جو ہیجان پیدا ہوتا ہے اور عورت کی ہر مقام پر عریاں موجودگی جس طرح ان معاشروں کے بھیڑیوں کو ہوس کے بازار میں لا کھڑی کرتی ہے، وہیں سے جسم فروشی کا دھندہ کبھی مساج پالروں کی شکل اور پھر کہیں (Escort) سروس کے نام پر پوری دنیا میں عام ہوتا ہے۔

پوری دنیا کے غریب ممالک سے لاکھوں کی تعداد میں کمسن بچیوں اور عورتوں کو ان مساج پارلروں اور طوائف گھروں میں لا بٹھایا جاتا ہے جن کی نگرانی تنومند غنڈے اور تربیت یافتہ کتے کر رہے ہوتے ہیں۔ جنگ، بھوک، بیماری اور افلاس زدہ علاقوں کی لڑکیاں بھی اس کاروبار میں جھونکی جاتی ہیں۔ جہاں کہیں ورلڈ کپ یا کسی اور طرح کا عالمی اکٹھ ہوتا ہے ایسی عورتوں کا ایک سیلاب وہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس ساری صورت حال سے جو معاشرہ جنم لیتا ہے اس میں ہر ایک سیکنڈ میں دو خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوتی ہیں، پوری دنیا میں ہزاروں سیریل کلر یعنی جنونی قاتل جنم لیتے ہیں جو عورتوں کو اغوا کر کے جنسی تشدد کے بعد قتل کرتے ہیں۔ ہر سال دس لاکھ بچے صرف امریکہ میں کم سن لڑکیاں جنم دیتی ہیں جو بغیر شادی کے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں اکثریت خیراتی اداروں کے سپرد ہو جاتی ہے۔ ایک ہولناک اور بھیانک تصویر ہے جو دفتروں میں جنسی طور پر ہراساں کرنے سے شروع ہوتی ہے اور پُرتشدد قتل و غارت تک جاتی ہے۔

لیکن ان سب سے کئی سو ارب روپے کی انڈسٹری چلتی ہے۔ اسی لیے جو عورت حجاب پہننے کا اعلان کرتی ہے وہ اس اربوں ڈالر کی آمدنی کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ نمائش نہیں بننا چاہتی جو اس سرمایہ کمانے کے چکر کا آغاز ہے۔ ایسی مخالفت کو آغاز میں ہی کچلنے کے لیے یہ اخلاقیات سے محروم سرمایہ دار حقوقِ نسواں، جمہوری اقدار اور معاشرتی ترقی کے تیر ہاتھوں میں لیے حملہ آور ہوتے ہیں۔ ایسی آواز کو دبانے کے لیے جو ان کے پیٹ پر لات مارنا چاہتی ہے۔

(شکریہ روزنامہ دنیا لاہور)

4 ستمبر 2013

حجاب اور یوتھ کیمپ بھوربن

رپورٹ 2014ء

"غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ" اور "IMWU" کے تعاون سے مری کے پُرفضا مقام بھوربن میں چار روزہ یوتھ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں عالمی یومِ حجاب پر زور طریقے سے منایا گیا۔ ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی (صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن) نے "اِسلام میں عورت کا مقام اور کردار" کے موضوع پر لیکچر دیا اور طالبات کو اُن کی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر کوثر فردوس اور ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے دو مضامین تحریر کیے جن کے موضوعات "IMWU" اور "حجاب" پر مشتمل ہیں۔

حجاب پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت
رپورٹ 2015ء

حجاب مہم بسلسلہ عالمی یومِ حجاب 2015ء

☆الیکٹرانک میڈیا

1 پریس کانفرنس، 1 ٹاک شوموضوع ''Violance Against Women''

☆سوشل میڈیا:۔

جماعت کے تمام پیجز پر خبر، روزانہ 2 گھنٹے سوشل میڈیا پر مختلف Twitter , whatsapp Groups اور Facebook پر جماعت اور IMWU کے موقف کی ترجمانی، حقوق نسواں بل پر قومی اور بین الاقوامی میڈیا سے رابطہ رہا۔

عالمی یومِ حجاب کے حوالے سے 3 ستمبر 2015ء کو مغل اعظم لاہور میں حجاب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی امیر جماعتِ اِسلامی پاکستان محترم سراج الحق صاحب تھے۔ کانفرنس میں تقریباً 1000 کے قریب خواتین اور طالبات نے شرکت کی۔

کانفرنس کے شرکا سے محترم اور یا مقبول جان، محترمہ عافیہ سرور صاحبہ، محترمہ حمیرا طارق صاحبہ، محترمہ ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ و دیگر نے خطاب کیا۔ اِس موقع پر منصورہ ماڈل ہائی سکول کے بچوں کی جانب سے ''تاریخ ہے حجاب'' کے عنوان پر ٹیبلو پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ''سٹارز آف اِسلام'' کی بچیوں کی جانب سے ''کلرز آف حجاب'' کی صورت میں انتہائی خوبصورت انداز میں مختلف ممالک کے اندازِ حجاب کو پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں شرکائے کانفرنس کے لیے خاص طور پر ''قوار یر فیشن'' اور اِسلامک کلچرل سنٹر'' کی جانب سے حجاب سٹالز بھی لگائے گئے اور باحجاب خواتین کے حوالے سے شعبہ کی طبع شدہ مصنوعات کا بھی سٹال لگایا گیا۔ میڈیا کی جانب سے مکمل کانفرنس کی کوریج کی گئی اور تمام بین الاقوامی اخبارات اور ٹی وی چینلز پر اِس پروگرام کو دکھایا گیا۔

عالمی یومِ حجاب 4 ستمبر کے حوالے سے شعبہ کے تحت ملک بھر میں ''حجاب پاکیزگی و آزادی کی توانا علامت'' کے سلوگن کے ساتھ حجاب مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اِس سلسلے میں شعبہ کے تحت خصوصی طباعت کی گئی۔

طباعت: ہینڈ بیگ: 2000 سٹیکرز:2000 کتابچہ: 2000 وش کارڈ:2000

پرنٹ میڈیا:۔

16 اخبارات ورسائل میں خصوصی مضامین پرنٹ کروائے گئے۔

حجاب میرا انتخاب

رپورٹ 2016ء

''4 ستمبر عالمی یومِ حجاب 2016ء''

الحمدللہ اِس سال بھی 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب کے طور پر بھرپور طریقے سے منایا گیا۔قومی اور بین الاقومی سطح پر اِس کی منصوبہ بندی کروائی گئی اور اُس پر عملدرآمد بھی کیا گیا۔

1:۔عالمی یوم حجاب پر لاہور نظم کے ساتھ پلاننگ کی گئی اور لاہور PC ہال میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

طباعت واشاعت

حجاب کے کتابچے اور گفٹ بیگ 2000 کی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔

صدرِ مملکت کی بیگم کو تحفتاً چادر بھجوائی گئی اور قوار یر فیشن کا تعارف کروایا۔

صدر، وزیراعظم، چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، گورنرز اور اہم سیاست دانوں کو عالمی یومِ حجاب کے سلسلے میں خطوط اور کتابیں بھجوائی گئیں۔

ملائشیا، ترکی، سوڈان، ایران اور سعودی عرب میں یومِ حجاب کے سلسلے میں میٹنگز ہوئیں اور قوار یر فیشن پر تبادلہ خیال بھی ہوا۔

IMWU کے تحت بھی عالمی یوم حجاب منایا گیا۔IMWU کے واٹس ایپ گروپ میں عالمی یومِ حجاب زیرِ بحث رہا۔

اہم قومی اخبارات کو حجاب کی فائلز اور مضامین بھجوائے گئے۔اخبارات ورسائل نے ہمارے بھجوائے گئے مواد سے فائدہ اُٹھایا اور حجاب کے خصوصی ایڈیشنز شائع کیے۔

تمام قومی وبین الاقومی الیکٹرانک میڈیا نے حجاب ڈے پر پروگرام منعقد کیے اور سوشل میڈیا پر بھی ٹرینڈ بنا رہا۔